ید اللہ علی الجماعۃ ترمذی لا جماعۃ الا بامارۃ دارمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: محدث العصر حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 18 | جمعۃ المبارک 9 تا 15 مئی 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847


## انفاق فی سبیل اللہ

انفاق لفظ نفق سے نکلا ہے جس کے معنی کسی چیز کا صرف ہونا یا خرچ ہو کر ختم ہو جانا ہیں اور فی سبیل اللہ کا مطلب اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اسلامی شریعت میں انفاق فی سبیل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مالی وسائل کو رب العالمین کی رضا و خوشنودی کے حصول، دین اسلام کی سربلندی و اشاعت اور اسلامی معاشرہ کے کمزور و دکھی انسانیت کی مدد کے لیے استعمال کرنا ہے۔

### انفاق فی سبیل اللہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) زکوۃ: زکوۃ ہر مسلمان پر فرض ہے جس کی سالانہ بچت یا سامان تجارت کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر ہو، اس پر لازم ہے کہ سال پورا ہونے پر اس سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ اسلامی بیت المال میں جمع کروائے۔

(۲) صدقات وخیرات: اس میں کوئی نصاب ہے نہ شرح، اگرچہ صدقہ وخیرات اعلانیہ طور پر دینا بھی جائز ہے مگر چھپا کر دینے میں زیادہ اجر ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو قیامت کے روز سایۂ الٰہی کی بشارت دی ہے جو دائیں ہاتھ سے کسی محتاج، نادار، بے کس افراد کی مدد کرتا ہے مگر بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہونے دیتا۔ یعنی ان کی عزت نفس کو مجروح نہیں کرتا۔

نوٹ: انفاق فی سبیل اللہ خالص لوجہ اللہ ہونا چاہیے کیونکہ نیت کا اخلاص ہی اصل روح عمل ہے۔


www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس الحدیث — حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

# حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہوتی ہے اور کسی کے عیوب تلاش نہ کرو، کسی کے راز معلوم کرنے کے لیے جاسوسی نہ کرو، محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ دو اور آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی سے پیٹھ نہ پھیرو اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الادب باب یایھا الذین آمنوا اجتنبوا ج21 ص164 رقم الحدیث:6066)

اسلام نے انسانی زندگی کو خوشگوار اور پرامن بنانے کے لیے ایسی اشیاء سے منع فرمایا ہے جن سے لوگوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہوتی تھیں ان میں سے ایک تو سوءظن ہے، اگر انسان سوءظن اور وہم کا عادی ہوجائے تو اس کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے اور ایسا انسان بے قراری و بے سکونی میں مبتلا ہونے کے ساتھ تنہائیوں کا شکار ہوجاتا ہے جس سے معاشرہ میں کئی جرائم جنم لیتے ہیں، اسی لیے شریعت مطہرہ نے سوءظن سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ یہی چیز باہمی رشتوں کو ختم کر کے انسانوں کو قتل اور غارت گری کی طرف لے جاتی ہے اور اسی بدگمانی کی وجہ سے خاندانوں کے درمیان نفرت کی ایسی آگ بھڑکتی ہے جو کئی نسلوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اسلام نے ایسے تمام کاموں کے ارتکاب سے منع فرمایا جن سے لوگوں کے درمیان تناؤ اور غلط فہمیاں پیدا ہوتی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو ایک دوسرے کی پس پشت بات نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ عرصہ تک قطع تعلقی رکھے (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظن ج8 ص16 رقم الحدیث:2563)

معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنے والی اشیاء میں سے ایک تجسس (لوگوں کے دروازوں پر جا کر چھپ کر ان کی باتیں سننے کی کوشش کرنا یا کسی چیز کو کرید کر تلاش کرنا) ہے، شریعت مطہرہ نے اہل ایمان کو ان دونوں چیزوں سے بھی منع فرمایا ہے جیسا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو لوگوں کے راز اور باطن ٹٹولنے کی کوشش کرے گا تو تو ان کو بگاڑ دے گا حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہؓ کو اس فرمان رسول نے بہت فائدہ دیا ہے۔ (ابوداود کتاب الادب باب فی التجسس ص88 رقم الحدیث:4888)

(بقیہ ص:18)

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

# کیا ماہِ رجب کو اسلامی کیلنڈر میں کوئی خصوصیت حاصل ہے؟

اس کرۂ ارضی کے لیے شب و روز ماہ و سال اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ از منہ قدیم سے ہی اقوام عالم اپنے تقویمی ماہ و سال اپنے اپنے انداز سے مقرر کرتی رہی ہیں۔ اس وقت کرۂ ارضی پر عیسوی کیلنڈر کی پیروی غالب اکثریت کر رہی ہے اگرچہ مسلمانوں کے پاس اپنا تقویمی سال ہے لیکن دفتری اور قومی، بین الاقوامی معاملات چلانے کے لیے ہمارے ہاں بھی عیسوی سال حکمرانی کر رہا ہے۔ البتہ ہمارے دینی اہم معاملات اور تہوار ہجری یا کیلنڈر کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک، لیلۃ القدر، عید الفطر، عید الاضحیٰ، حج، یوم عاشورہ غرضیکہ تمام اہم دینی معاملات جن کا تعلق ایام یا ماہ و سال سے ہوتا ہے ہم اسے ہجری اور قمری حساب سے ہی ادا کرتے ہیں۔

ہندوؤں میں اپنا مذہبی اور موسمی کیلنڈر رائج ہے ایک ہزار سے زائد عرصہ سے ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہوئے جہاں ہم نے دیہاتوں میں ساون، بھادوں، اسوج، کتک اپنائے وہاں ان کے مذہبی تہواروں کے نام ان کے بکری سال کے حساب سے بھی ہمیں یاد رہتے ہیں۔ ہندو بنیادی طور پر بت پرست ہونے کی بنا پر توہم پرست بھی تھے۔ اپنے مذہبی تہواروں پر ہر ہندو سے اس کو منانے کی ترغیب دینے کے لیے انھوں نے فرضی کہانیاں گھڑی ہوئی ہیں۔ کوروؤں اور پانڈوں کی لڑائیوں رام اور سیتا کے قصے ان ہی فرضی واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ بدقسمتی سے ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہوئے مسلمان دیہاتوں میں بھی جن کی غالب اکثریت جاہل اور ان پڑھ ہوتی تھی وہ بھی ہندوؤں سے متاثر ہو کر توہم پرستی کا شکار ہو گئی۔

آج بھی اگر کسی جاہل دیہاتی کو گھر سے نکلتے وقت اس کی بیوی پیچھے سے آواز دے دے تو وہ آدمی واپس گھر پلٹ آتا ہے کہ اب وہ جس کام کے لیے جا رہا تھا وہ نہیں ہوگا۔ اگر کالی بلی سامنے سے گزر جائے تو یہ بھی نحوست کا باعث ہے، اگر گھر کی منڈیر پر کوا بولے تو گھر میں مہمان آئیں گے الو بھی نحوست کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اسلامی کیلنڈر میں صفر کے مہینے کو مشرکین مکہ اور ہندو منحوس سمجھتے ہیں۔ اسی لیے ہمارے توہم پرست مسلمان بھی صفر کے مہینے میں شادی نہیں کرتے۔

## مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8061913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

## فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 4
تفسیر سورۃ الانعام 5
خزینہ بخشش و مغفرت 7
مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں 9

## زر تعاون

فی پرچہ...10 روپے
سالانہ...500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

## مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

ہندو سفر کی تیرہ تاریخ کو "تیراں تیجی" کے نام سے پکارتے تھے یعنی اس دن نحوست میں بڑی تیزی آجاتی ہے۔ مسلمانوں کے اندر شرک وبدعات پھیلانے کے لیے دشمنان اسلام نے اسی توہم پرستی کو بطور ہتھیار استعمال کیا ہے۔ آج بھی جاہل دیہاتی اس وہم میں مبتلا ہیں کہ اگر ہر مہینے کی گیارہویں تاریخ کو شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کی نذر و نیاز کے طور پر بھینس کا دودھ تقسیم نہ کیا تو بھینس کے تھنوں سے خون آنا شروع ہو جائے گا اور پھر ایک فرضی واقعہ بنا کر اس کی بھرپور تشہیر کی گئی کہ:

ایک بڑھیا ایک دفعہ گیارہویں والے پیر کی نذر و نیاز دینا بھول گئی، اس خاتون کے بیٹے کی بارات جانا تھی اور بارات نے دریا پار کرنا تھا۔ پیر صاحب نے اس مائی کے بیٹے کی کشتی دریا میں ڈبو دی، بارہ سال تک وہ عورت پیر صاحب سے معافی مانگتی رہی، ادھر پیر صاحب کو دودھ کا گلاس یا کھیر کی ایک پلیٹ نہیں ملی تھی وہ کیسے راضی ہوتے۔ پھر بارہ سال کے بعد پیر صاحب کو رحم آگیا اور کشتی کو دریا سے نکال دیا، اس عورت کا بیٹا اور سارے باراتی زندہ تھے یوں وہ بحفاظت اپنے گھروں کو پہنچ گئے۔ اس الف لیلی جھوٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ بارات آگے دلہن لینے پہنچ گئی تھی یا واپس پلٹ آئی اور نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ ڈوبنے والوں کی بیویوں نے ایام عدت پورے کرکے کتنی عورتوں نے آگے اور مردوں سے نکاح کر لیے اور چار ماہ دس دن کم بارہ سالوں میں نئے خاوندوں سے کتنے کتنے بچے پیدا کئے۔ پہلے اور نئے خاوندوں میں کس کس طرح سے بیوی کی ملکیت پر لڑائی جھگڑا قتل وغارت ہوئی۔ ایسی داستانیں عام طور پر انجام کے بارے میں خاموش ہوتی ہیں۔

بہر حال ماہ رجب کے بارے میں ایک ایسی یاوہ گوئی مشہور کر دی گئی ہے کہ اگر اس ماہ کی بائیس تاریخ کو امام جعفر صادق کے نام کی نذر و نیاز کھیر اور پوریاں بنا کر اپنے گھر میں بٹھا کر لوگوں کو کھلائی جائیں تو ایک سال کے لیے کاروبار میں ترقی، اولاد میں خوشحالی، گھر میں ہر لمحہ خوشیاں ہی خوشیاں اور اگر اس نذر غیر اللہ کا انکار کر دیا یا جان و مال میں برکت کے بارے میں شک کا اظہار کیا تو کاروبار تباہ ہو جائے گا۔ جوان بیٹا فوت ہو جائے گا، ہر طرف زوال ہی زوال ہوگا۔ چنانچہ جاہل اور توہم پرست قوم یہ سوچے بغیر کہ نذر غیر اللہ کے شرک میں مبتلا ہونے سے بڑھ کر بھی کیا کوئی تباہی و بربادی ہو سکتی ہے؟ حالانکہ جن "کونڈوں" کو امام جعفر صادق سے منسوب کرتے ہیں وہ نہ امام جعفر کا یوم پیدائش ہے نہ یوم وفات نہ ان کی شادی کی سالگرہ، پھر اس دن کو امام صاحب سے کیوں منسوب کیا گیا؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ دن سیدنا امیر معاویہؓ کا یوم وفات ہے وہ امیر معاویہؓ جن کے بارے میں امام بخاری اپنی تاریخ کبیر میں حضرت عبدالرحمان بن ابی عمیرہ المزنی کی روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به الٰہی اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت دے، ام المومنین حضرت حبیبہؓ کے بھائی جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہؓ تم میری ساری امت کے ماموں ہو، کاتب وحی، محب رسول، بحری بیڑے کا موجد جس نے بیس برس تک شام کے گورنر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں جو زندگی بھر کفر کی آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتا رہا ان کی وفات بائیس رجب ہے ان کے یوم وفات پر خوشی منانے کے لیے دشمنان اسلام نے اس توہم پرست قوم کو ساتھ ملا لیا اور یہ جاہل لوگ دشمن کی چال کو نہ سمجھ سکے۔

اس ماہ مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی لیکن یہ واقعہ تقریباً چودہ سو چھتیس برس گذر چکا اسلامی تعلیمات میں نہ تو کسی نبی، ولی، اہم شخصیت کے میلاد کی سالانہ تقریب ہے، اگر کسی اہم واقعہ کی ہر سال خوشی منانی ہوتی تو امام کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کتنے ہی ایسے ایام آئے جو مسرتوں اور شادمانیوں سے لبریز تھے۔ غزوہ بدر میں انتہائی قلیل ہونے کے باوجود حق کی فتح، جنگ احزاب، فتح مکہ، جنگ تبوک غرضیکہ ایک ایک واقعہ انتہا پرمسرت اور اہم ہے لیکن واقعہ اختتام پذیر ہوا اب اس کی برسی بھی ختم۔ (بقیہ: ص 15)

الاستفتاء

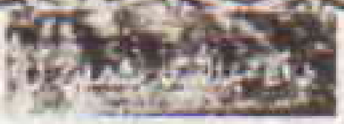

# مزدور کی مزدوری کاٹ کر عشر دیا جائے گا یا نہیں؟

سوال: اگر زمیندار کاشتکاری کے لئے کچھ مزدوروں کو زمین پر لگا دے تو کیا ان کی مزدوری عشر سے وضع کر سکتا ہے اسی طرح باقی اخراجات وضع ہو سکتے ہیں؟ سوال: اگر غلہ پچاس من ہو جس میں بارانی بتیس من گندم اور چاہی اٹھارہ من ہو تو اس پر عشر کس طرح ہوگا اور کتنا ہوگا نیز اس کے پاس بتیس من چنے بھی ہیں؟ سوال: عشر مالک زمین پر ہے یا جو بھی حصہ وغیرہ پر زراعت کرتا ہے وہ بھی عشر ادا کرنے کا مستحق ہے؟ سوال: زید نے کچھ زمین ٹھیکہ پر لی ہے کیا عشر ٹھیکہ ادا کر کے دیا جائے یا قبل، نہر کا معاملہ یا مال کا معاملہ عشر کے ادا کرنے سے پہلے پیداوار سے وضع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

نوٹ:

آجکل کیونکہ گندم کی کٹائی کا موسم ہے متعدد احباب جماعت نے عشر زکوۃ کے حوالے سے سوالات ارسال کئے اس لئے ہم حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی شائع کر رہے ہیں۔ [ادارہ]

الجواب بعون الوہاب: (1): مزدور دو طرح کے ہیں ایک وہ جو کھیتی کے لئے لازمی ہیں جیسے لوہار، ترکھان۔ ان کے بغیر تو کھیتی کا کام ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اکثر آلات کشاورزی وغیرہ بنانے اور ان کے درست کرنے کی ضرورت رہتی ہے ان کی اجرت کو ایسا ہی سمجھنا چاہئے جیسے ہل یا جوا وغیرہ۔ اجرت دے کر بنائے یا جیسے بیل وغیرہ خریدے۔ یہ اشیاء چونکہ کھیتی میں داخل ہیں عشر دینے کے وقت اجرت نہ کاٹی جائے ان کے علاوہ دوسرے مزدوروں کی اجرت کاٹی جا سکتی ہے دیگر اخراجات بھی جو کمین کا لازم ہیں نہ کاٹے جائیں باقی کاٹ سکتے ہیں۔

(2) ایک موسم کی غلہ ملا لیا جائے خواہ چنے ہوں یا گندم یا جو چاہی ہوں یا بارانی۔ وہاں عشر نکالنے میں چاہی بارانی کا فرق ہے۔ بارانی کا دسواں اور چاہی کا بیسواں۔ اسی طرح بھیڑیں، بکریاں بھی نصاب میں ملائی جائیں گی کیونکہ نصاب کے لحاظ سے سب ایک جنس ہیں نیز حدیث میں غنم کا لفظ آیا ہے جو بھیڑ بکری دونوں سب کو شامل ہے اس طرح غلہ کی بابت حدیث میں تصریح آئی ہے بعد سقت السماء ففیہ العشر الحدیث جو جنس کھیتی بارش یا چشموں وغیرہ سے پرورش پائے یا زمین سے اپنی جڑوں کے ساتھ پانی کھینچ لے اس میں عشر ہے اور چاہی وغیرہ میں نصف عشر ہے اس میں گندم، جو، چنے وغیرہ کو الگ الگ ذکر نہیں کیا بلکہ ما کے لفظ میں سب کو جمع کر دیا ہے اس طرح جس حدیث میں نصاب یا پانچ وسق (بیس من پختہ) آیا ہے اس میں بھی الگ نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ نصاب کے لحاظ سے یہ سب جنسیں ایک ہیں سب کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے تو عشر دینا پڑے گا۔

(3) عشر کے لئے مالک زمین کی شرط نہیں بلکہ ہر زراعت کرنے والے پر عشر ہے۔ قرآن میں ہے: **وممآ اخرجنا لکم من الارض** "جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے اس سے خرچ کرو۔" اور حدیث میں ہے: **فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر** "جس کھیتی کو آسمان یا چشمے پانی پلائیں یا خود زمین کی رگوں سے پانی پئے اس میں عشر ہے اور جس کو اونٹوں وغیرہ سے پانی پلایا جائے اس میں نصف عشر ہے۔"

اس آیت اور حدیث میں زمین کی آمد پر عشر یا نصف عشر بتلایا ہے اور اسی سے خرچ کا حکم دیا ہے ملک یا غیر ملک کی کوئی شرط نہیں اور نصاب کے اندازہ میں مالک زمین اور مزارع دونوں کے حصے شامل ہوں گے اگر مجموعہ نصاب کو پہنچ جائے تو دونوں پر عشر ہوگا خواہ اکیلے اکیلے کا حصہ نصاب سے کم ہو، چنانچہ حدیث میں بکریوں وغیرہ کی بابت تصریح آئی ہے

(4) ٹھیکہ عشر ادا کرنے سے پہلے وضع کیا جائے اس کے بعد عشر نکالا جائے اس طرح مال کا معاملہ نکال کر باقی غلہ سے عشر ادا کرے۔ نہر کا معاملہ الگ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ نہری زمین کو کنوئیں کے حکم میں سمجھنا چاہیے یعنی عشر کی بجائے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دے۔

# تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 37)

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾ ''یقینا جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ خود ہی انھیں بتادے گا کہ وہ کن کاموں میں لگے ہوئے تھے ﴿١٥٩﴾ جو کوئی اللہ کے ہاں نیکی لے کر آئے گا اسے اُس نیکی کا دس گنا ثواب دیا جائے گا اور جو برائی لے کر آئے گا اسے اتنی ہی سزا دی جائے گی جتنی اس نے برائی کی تھی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿١٦٠﴾''

## مشکل الفاظ کے معانی:

فَرَّقُوا: انھوں نے تفرقہ ڈالا

شِيَعًا: کئی گروہ

السَّيِّئَةِ: برائی

## ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو ڈانٹتے ہوئے دردناک عذاب سے ڈرایا ہے جبکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دین اسلام میں تفرقہ سے ڈرایا ہے اور ان کو دین اسلام پر متحد رہنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اہل بدعت کے افعال وشبہات سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

## التوضیح:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ

اسلام سختی کے ساتھ معاشرہ میں اختلاف کی مذمت کرتا اور اتحاد واتفاق کا درس دیتا ہے۔ اسلام نے ہمیشہ اہل دنیا کو ان چیزوں کی طرف دعوت دی ہے کہ جن پر اتحاد ہو سکے۔ اسلام کے ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی یکجہتی کو قائم رکھا جاسکتا ہے اسی لیے دین حنیف نے اتحاد پر بہت زور دیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود و نصاریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل آپ کی بعثت میں اختلاف کے سبب مختلف گروہوں میں بٹ گئے تھے تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں۔'' (تفسیر الطبری ج10 ص32)

## تفرقہ بازی اور اُس کی مذمت:

اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کو پس پشت ڈال کر اپنی خواہشات اور دیگر نظاموں پر عمل پیرا ہونے والوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے اختلاف اور تفرقہ بازی کا بنیادی سبب قرار دیا ہے اسی وجہ سے مذاہب، فرقے اور گروہ جنم لیتے ہیں اور انسانیت فرقہ پرستی میں مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے دور چلی جاتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق دے کر مبعوث فرمایا؛ یہ دین حق ایک ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف اور افتراق نہیں مگر جو قوم بھی دین حق کو چھوڑ کر کسی اور طرف جائے گی تو وہ مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹتی چلی جائے گی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَكَانُوا شِيَعًا وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔

یہاں بھی قوم کا مختلف گروہوں میں منقسم ہونا اور صراط مستقیم کو ترک کر کے خواہشات کی اتباع بتلایا ہے اور لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ کہہ کر اس سے براءت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہشات اور ادیان باطلہ اور فرقہ پرستی سے بری قرار دیا ہے۔

جیسا کہ دوسرے مقام پہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ "اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے"

إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا ان کے صراط مستقیم کو ترک کرنے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اللہ تعالیٰ ان کے تمام افعال سے بخوبی واقف ہے اور ان کو ان کے اعمال کی خبر بھی دے گا۔

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۚ اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت کرتے ہوئے بندے کو اس کی ایک نیکی پر دس گنا اجر دینے کی نوید سنائی ہے جیسا کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارا رب رحیم اور کریم ہے جو شخص نیکی کا ارادہ کرنے کے بعد اس کی تکمیل نہ کر سکے تو بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے جبکہ تکمیل کی صورت میں دس سے سات سو گنا بلکہ اخلاص کے پیش نظر اس سے بھی کہیں زیادہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور وہ اُسے عملی جامہ نہ پہنائے تو اس کے لیے پھر بھی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے مگر اسے عملی جامہ پہنانے کی صورت میں ایک برائی ہی لکھی جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف تباہ اور برباد ہونے والا شخص ہی ہلاک ہوتا ہے۔

## برائی کو عملی جامہ نہ پہنانے کی صورتیں

برائی کو چھوڑنے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی تین صورتیں درج ذیل ہیں۔

## برائی کو اللہ کی رضا کے لیے ترک کرنا:

جو انسان خوف الٰہی کی بنا پر برائی کو ترک کرتے ہوئے نیکی کو اپنا لے تو ایسی صورت میں انسان کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

## بھول کے سبب برائی کو ترک کرنا:

بھول کے سبب کی گئی برائی پر نہ اجر ملتا ہے اور نہ گناہ، کیونکہ اس میں برائی ترک کرنے اور عمل صالح کو اپنانے کی نیت تھی۔

اگر ایک انسان برائی کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت صرف کرتا اور تمام وسائل و ذرائع بروئے کار لاتا ہے لیکن وہ اسے عملی جامہ پہنانے سے قاصر رہتا ہے تو بھی اس کے ذمہ ایک برائی لکھ دی جاتی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ باہم ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، عرض کی گئی مقتول جہنم میں کیونکر جائے گا؟ تو فرمایا: وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا۔ (بخاری بشرح الكرمانی كتاب الايمان باب وان طائفتان من المومنين اقتتلوا ج1 ص198 رقم الحديث: 31 مسلم كتاب الفتن باب اذا تواجها المسلمان بسيفيهما ج9 جز17 ص10 رقم الحديث: 2888)

## اخذ شدہ مسائل:

(۱) اللہ تعالیٰ نے تفرقہ بازی، اختلاف و انتشار کا سبب صراط مستقیم کو ترک کرنا، خواہشات اور بدعات پر عمل پیرا ہونا بتلایا ہے (۲) اہل ایمان کو اہل ہواء اور اہل بدعت سے تعلق نہ رکھنے اور براءت کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے افعال و اعمال سے بری قرار دیا گیا ہے (۳) اہل بدعت اور اہل شرک کو دلائل سے سمجھایا جائے اگر وہ انکار کریں تو پھر ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا جائے (۴) نیکی کا صرف ارادہ کرنے پر ایک نیکی اور اسے عملی جامہ پہنانے پر دس سے لے کر سات سو گنا تک اجر بتلایا گیا ہے (۵) برائی پر صرف ارادہ کرنے سے گرفت الٰہی نہیں ہوگی بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے سے انسان کے نامہ اعمال میں صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔

# خزینہ بخشش ومغفرت

ابوثوبان محمد سلیمان شاکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿﴾ ''اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں جو نادانی میں کوئی گناہ کرلیں پھر جلد ہی توبہ کرلیں، پس اللہ بھی انہی کی توبہ قبول کرتے ہیں، اللہ جاننے والے حکمت والے ہیں''

{النساء:17}

قارئین کرام! اللہ رب العزت ہمیں ہر آن اور ہر لحہ اپنی نعمتوں فضل وکرم اور عنایات سے نوازنے والے ہیں۔ خالق کائنات کے اپنی مخلوق پر اتنے احسانات ہیں اگر انہیں احاطہ اعداد میں لانا چاہیں تو ہمارے اعداد وشمار اس کی رحمتوں کی گنتی سے قاصر ہیں۔ قرآن مجید میں تقریباً 71 مقامات پر اللہ نے لفظ نعمت کا تذکرہ فرمایا بلکہ یہ فرما کر تو انتہا ہی کردی: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿﴾ ''اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' {النحل:18} ہر نعمت انسان کی بنیادی ضرورت ہے مگر اللہ کا ایک انعام جس سے دنیا آخرت کی کامرانیاں منسلک ہیں وہ ہے'' توبہ کا پاکیزہ راستہ'' وہ اسے ہی نصیب ہوتا ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوں جس پر خالق کائنات ناراض ہوا سے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔

اللہ رب العزت نے حضرت انسان کی تخلیق فرما کر جب اس کی عظمت ومرتبت اجاگر کرنے کے لئے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا تو سوائے ابلیس کے سبھی اس حکم کو بجالائے۔ شیطان لعین تکبر وسرکشی کے سبب بارگاہ ایزدی سے جب دھتکار دیا گیا تو کہنے لگا اللہ مجھے مہلت دے تاکہ میں تیرے بندوں کو گمراہ کرسکوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿﴾ ''اللہ نے فرمایا تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو راندا جا چکا ہے اور تجھ پر قیامت تک لعنت پھٹکار ہے، کہنے لگا اے میرے رب! مجھے اس دن تک کی مہلت دے دے جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے، اللہ نے فرمایا تجھے مہلت والوں میں کردیا روز مقررہ کے وقت تک، کہنے لگا اے میرے رب! مجھے تو نے گمراہ کیا ہے میں زمین میں ان کے لئے (گناہوں کو) مزین کرکے ان سب کو بہکاؤں گا، ماسوائے تیرے مخلص بندوں کے (ان پر میرا زور نہیں چل سکے گا) اللہ نے فرمایا ہاں مجھ تک پہنچنے کی یہی سیدھی راہ ہے۔ {الحجر:34تا41}

برادران اسلام! انسان چونکہ نسیان کے مادہ سے مشتق ہے جس کا مطلب ہی بھولنا ہے، شیطان کو مہلت دے کر اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بخشش ومغفرت کی نعمت مرحمت فرمادی اگر ساری زندگی بھی خطائیں اور سیئات کما کر گزار دے اگر آخرت پر یقین رکھتے ہوئے موت آنے سے پہلے صدق دل سے توبہ کرلے: فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿﴾ ''اللہ ان کے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل فرمادیتے ہیں۔'' {الفرقان:70}

اللہ کی شفقت وعنایت کا اندازہ لگائیں، ہم آپس میں ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کردیتے ہیں اور جب اللہ سے گناہوں کی معافی مانگنے کی بات آئی تو جرم معاف کردینا بھی بڑی بات تھی۔ غلطیاں تو ہم بھی معاف کرتے ہیں لیکن یہاں خالق ومخلوق کے بنیادی امتیاز کی بات

ہے۔ اب بات اس کی رحمت اور فضل کی آ گئی، اسی مالک حقیقی کا ہی ارشاد عالی ہے: وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو؟

## رحمت الٰہی:

اللہ کی رحمت ہر انسان کی اولین ضرورت ہے، کل کائنات اس کی رحمت کی محتاج ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام بھی اس کی رحمت کے سوالی ہے کیونکہ اس کی رحمت سے ہی تو جنت ملے گی۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص فقط اپنے اعمال سے جنت نہیں پا سکتا تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی؟ ارشاد ہوا ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ بفضل ورحمته ہاں! میں بھی نہیں، حتی کہ اللہ کی رحمت مجھ کو ڈھانپ لے۔ {صحیح بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت رقم الحدیث: 5673} ہمارے دل میں احساس ندامت بھی اسی کی رحمت سے پیدا ہوا، توبہ کی جانب ہماری توجہ مبذول کروانا بھی اسی کا فضل تھا۔ ہم اس کی بارگاہ میں جھکے، ہم نے معافی مانگی تو اس نے معاف فرما دیا کیونکہ جرم معاف کرنا بھی اس کی رحمت ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مگر اب اس کا فضل ملنے کی باری آئی کہ اُس نے گناہ معاف فرما کر رحمت کی انتہاء کردی اور یبدل اللہ سیئاتھم حسنات گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما کے اپنا فضل فرما دیا: وکان اللہ غفورا رحیما یہی تو اس کی بندہ پروری ہے۔

دنیا میں کسی پر جھوٹا الزام (False accusation) لگ جائے، عدالت میں مقدمہ پیش ہوتا ہے، دلائل و شواہد کی بناء پر باعزت بری بھی کر دیا گیا مگر اس مقدمے کی فائلیں مدتوں عدالتی ریکارڈ (Court records) میں رہتی ہیں مگر جب اللہ کی عدالت عالیہ سے مجرم توبہ کر کے بری ہوتا ہے تو فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما اللہ اس کے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں اور یہی اس کی شایان شان ہے کیونکہ منان بھی وہی رؤف بالعباد بھی وہی ودود بھی وہی رحمن رحیم بھی وہی، بخشنے والا اور مہربان بھی وہی جس نے اپنی کتاب لاریب میں 114 مقامات پر رحمت کا تذکرہ فرمایا پھر اپنی صفت عالیہ الرحمن الرحیم کو 113 مرتبہ الرحمن کو 57 مرتبہ الرحیم کو 95 مرتبہ اور رحیما کو 20 مرتبہ بیان فرمایا ہے۔

## رحمت الٰہی سے ناامید نہ ہوں:

انسان کا نامہ اعمال گناہوں سے لبریز کیوں نہ ہو جائے، بالفرض زمین و آسمان کے برابر خطاؤں کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو جائے اسے اللہ کی وسعت رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمیشہ یہ حسن ظن رکھے کہ میرے گناہ اس کی رحمت کے بحر بیکراں سے زیادہ تو نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مشرکین اور کفار آئے جن کے دامن کثرت زنا اور قتل وغارت (Adultery and murder) جیسے گناہوں سے آلودہ تھے۔ وہ کہنے لگے آپ کی دعوت برحق ہے مگر جتنی ہماری خطائیں ہیں اگر ہم مسلمان ہو جائیں تو اللہ ہمیں معاف فرما دیں گے؟ ان کے اس استفسار پر آسمان سے پیغام الٰہی نازل ہوا۔

ارشاد باری تعالی ہے: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ {الزمر: 53} " آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے اعلان فرما دیں! کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقینا اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والے اور وہ بڑی بخشش اور مہربانی والی ذات ہے۔ {صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الزمر}

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
دل ازردہ مگر تو نے ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
تیری رحمت نے مگر گوارا نہ کیا

(جاری ہے)

# مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئیں

عطاء محمد جنجوعہ

قسط نمبر ۱

برطانیہ نے برصغیر پاک وہند پر قبضہ کیا تو مسلمانوں کی طرف سے اُن کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ تب صیہونی تحریک نے ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا۔ جس نے مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اُس نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے جہاد کو منسوخ کرنے، انگریزوں سے مفاہمت کی پالیسی سازگار کرنے اور مشرقی تہذیب و تمدن کو مذہبی لبادہ پہنانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ علمائے اہل حق نے قادیانی فتنے کی بیخ کنی کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خواہشات نفسانی پر مبنی من گھڑت پیشین گوئیاں کر کے عوام میں مقبول ہونے کی کوشش کی۔ اُس کے جانشینوں نے اُن کو "احمدیہ پاکٹ بک" کے نام سے شائع کیا۔ تب مولانا محمد عبداللہ معمار نے مرزا کی تمام پیشین گوئیوں کو ایک ایک کر کے علمی انداز میں جھوٹا ثابت کیا

مولانا محمد عبداللہ معمار نے تحریر کیا کہ: "۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب کی بیوی حاملہ تھی۔ اس وقت آپ نے یہ پیشین گوئی گھڑی" خدائے رحیم و کریم نے جو ہر چیز پر قادر ہے مجھ کو اپنے الہام سے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں، ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ وہ تیرے ہی تخم، تیرے ہی ذریت سے ہوگا تو میں اس سے برکت پائیں گی"
(ملخص اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء، مندرجہ تبلیغ رسائل، ج:۱ ص:۵۸)

اس اشتہار میں جس زور شور کے ساتھ مذکورہ لڑکے کی پیشین گوئی کرتے ہوئے اسے خدا، اسلام، رسول خدا اور خود مرزا کے صاحب الہام ہونے بلکہ خدائے تعالیٰ کے قادر و توانا ہونے کی زبردست دلیل گردانا گیا ہے وہ محتاج تشریح نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ اس حمل سے مرزا صاحب کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ (ملاحظہ اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء)

اس پر مزید افسوس یہ کہ اس کے بعد مرزا صاحب کے ہاں کوئی لڑکا ایسا نہیں ہوا جسے مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کا مصداق ٹھہرایا ہو اور وہ زندہ رہا ہو یا خود مرزا صاحب نے اس کے مصلح موعود نہ ہونے کا عملاً یا قولاً اقرار نہ کیا ہو، مرزائی مناظرین بحث مباحثوں اور مناظروں میں فریب دیتے ہیں کہ وہ مصلح موعود میاں محمود احمد ہیں۔ یہ صریح غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا نے ۱۸۹۹ء میں پیدا ہونے والے لڑکے مبارک احمد کو مصلح موعود قرار دیا ہے۔

جیسا کہ تریاق القلوب ص: ۴۳/۹۵ طبع اوّل میں لکھا ہے کہ: "میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشین گوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی سو خدا نے میری تصدیق کے لیے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لیے اس پسر چہارم کی پیشین گوئی کو ۱۴، جون ۱۸۹۹ء میں پورا کر دیا۔ عبارت ہذا شاہد ہے کہ میاں محمود اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے موعود کا مصداق نہیں۔ اب ایک بات باقی ہے کہ مبارک احمد جسے مرزا صاحب نے مصلح موعود ٹھہرایا تھا اس کا کیا حشر ہوا۔ سو جواباً عرض ہے کہ وہ بیچارہ ۹ سال سے بھی کم عمر پا کر راہی ملک عدم ہوا اور مرزا صاحب اس کے غم میں سینہ کوبی کرتے رہ گئے۔" (اشتہار تبصرہ مندرجہ تبلیغ رسالت، ج:۱۰ ص:۱۲۶، ۱۲۷، ماخوذ محمدیہ پاکٹ بک، ص:۳۶۳۱)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے حاشیہ پر ایک پیشین گوئی مرزا صاحب نے یہ کی تھی: "خداوند کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ خواتین مبارکہ سے جن میں تو بعض کو اشتہار کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔" بخلاف اس کے ۱۸۸۶ء کے بعد مرزا صاحب کے نکاح میں "خواتین" چھوڑ کر ایک خاتون بھی نہ آئی۔ (محمدیہ پاکٹ بک، ص:۴۷)

مرزا کے رشتہ داروں میں ایک صاحب مسمی بہ احمد بیگ ہوشیار پوری تھے۔ وہ ایک دفعہ ضروری کام کے لیے مرزا صاحب کے پاس گئے بعد میں مرزا نے بذریعہ خط اس طوک و مروت کی قیمت یا معاوضہ اس کی دختر کلاں کا رشتہ اپنے لیے طلب کیا۔ مسمی احمد بیگ نے اس خط کو مخفی رکھنے کی بجائے اخبار نور افشاں میں شائع کیا اس کارروائی سے مرزا صاحب کو اور بھی غصہ آیا اور کھلے بندوں اشتہار دیا۔

اشتہار مرزا مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں منقول از آئینہ کمالات مصنفہ مرزا صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۸ ملخصاً۔ جس میں صاف اعلان ہے کہ اگر اس (محمدی بیگم) کا دوسری جگہ نکاح کیا گیا، اُس کا خاوند اڑھائی سال میں اور اس کا والد ۳ سال میں فوت ہوگا۔ یہ خدا کا مقرر کیا ہوا فیصلہ اور اٹل وعدہ ہے، جسے کوئی بھی ٹال نہیں سکتا جو شخص اس میں رکاوٹ ہوگا وہ بھی ساتھ ہی پس جائے گا۔ آخر کار مرزا سے نکاح ہوگا۔

اس دھمکی کا نتیجہ یہ نکلا کہ فریق ثانی نے محمدی بیگم کو مورخہ ۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو مرزا سلطان محمد ساکن پٹی (لاہور) سے بیاہ کر دیا۔ (آئینہ کمالات، ص: ۲۸۰) اور مرزا صاحب بعد حسرت و یاس اپنا منہ لے کر رہ گئے۔ اس پر مزید ستم یہ کہ مرزا سلطان محمد (خاوند محمدی بیگم) بجائے اڑھائی سال میں مرنے کے آج تک زندہ تا پھر رہا ہے اور مرزا صاحب بھی کے حسرت وصل دل میں لے کر گوشہ قبر میں جا لیٹے ہیں۔ (محمدیہ پاکٹ بک ماخوذ، ص: ۳۸ تا ۵۹)

محمدی بیگم تادم مرگ مذہب اہل سنت والجماعت پر قائم رہی اس کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں بھی اہل سنت مذہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ البتہ ایک پانچواں بیٹا مرزا اسحاق بیگ کی شادی مرزائی گھرانے میں ہوئی، اس لیے وہ مرزائی ہو گیا۔ محمدی بیگم کے بیٹوں اور داماد کے خطوط بنام مولانا منظور احمد چنیوٹی کا عکس ملاحظہ کریں۔ (چودہ میزائل" صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۵ مطبوعہ دعوت و ارشاد چنیوٹ) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے ایک اور پیشین گوئی کی کہ "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات، ص: ۵۸۴ طبع دوم)

مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئی سراسر غلط ثابت ہوئی۔ مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرا اور لاش ریل گاڑی پر قادیان بھجوائی گئی۔ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ اس سے مراد مکی یا مدنی فتح ہے۔ کائنات کا سب سے بڑا دجل ہے۔ دنیا کی کسی لغت میں موت کا معنی فتح نہیں ہے۔ اگر موت کا معنی فتح ہے تو سب قادیانی زہر کھا کر مرجائیں تاکہ سب کی فتح ہو جائے۔ (حوالہ "ثبوت حاضر ہیں" از محمد متین خالد، ص: ۴۹۰) مرزا نے اپنی زندگی میں الہامی پیشین گوئیاں کیں۔ رب کے فضل سے وہ جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوگیں۔

تاریخی حقیقت ہے کہ جن افراد نے انبیائے کرام کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا لیکن ان میں سے کسی کو نبی کے ساتھ مباہلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس مرزا کذاب کے ساتھ مولانا عبدالحق غزنوی نے ۱۸۹۳ء میں امرتسر عیدگاہ کے میدان میں مباہلہ کیا جس کے نتیجہ میں مرزا ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گیا جب کہ مولانا عبدالحق غزنوی آٹھ سال بعد ۱۹۱۶ء میں فوت ہوئے، قادیانیوں کے لیے دعوت فکر ہے۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں تو پوری نہ ہوئیں البتہ ابلیس کی طرح اپنے لیے ایک دعائیہ کلمات ضرور پورے ہوئے۔

جب ابلیس نے رب کے حکم کی نافرمانی کی تو اللہ نے فرمایا: اب تو بہشت سے نکل جا کیوں کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔ شیطان کہنے لگا: قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ "اے میرے رب! مجھے اس دن تک ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کر کھڑے کیے جائیں فرمایا کہ اچھا تو ان میں ہے جنھیں مہلت ملی ہے روز مقرر کے وقت تک کی" (الحجر: ۳۶۔۳۸) مرزا غلام احمد قادیانی نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری سے پے در پے مناظروں اور مباحثوں سے تنگ آ کر رب کے دربار میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے دعا کی۔ مرزا کے کذاب ہونے پر رب کی طرف سے آخری آسمانی فیصلہ رہتی دنیا تک واضح دلیل بن گیا۔

(جاری ہے)

کچھ یادیں کچھ باتیں

# الشیخ مولانا محمد یوسف راجووالویؒ سے پہلی ملاقات

مولانا محمد شفیع انور، مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

قسط نمبر 2 آخری

<u>داڑھی مبارک کا احترام:</u> الشیخ رحمہ اللہ کے مزاج میں کچھ حدت تھی، ہماری کلاس ابتداءً پندرہ سولہ طلباء پر مشتمل تھی مگر آخری دو سالوں میں ہم صرف تین طالب علم رہ گئے تھے۔ باوجود یہ کہ میں شادی شدہ تھا مگر ابھی تک بے ریش تھا اور میرے دونوں ساتھی مولانا محمد عباس اور مولانا محمد زمان باریش تھے۔ پڑھائی کے درمیان مجھ سے یا میرے ساتھیوں سے کوئی غلطی ہو جاتی تو الشیخؒ میری پٹائی کر دیتے اور میں رونے لگتا۔ جب شیخ محترم کا غصہ فرو ہوتا تو بندۂ ناچیز کو بلا لیتے اور پیار کرتے اور فرماتے بیٹا مجھے غصہ آجاتا ہے تو میں تجھ پر نکال لیتا ہوں، کیونکہ تیرے دونوں ساتھی داڑھی والے ہیں مجھے انھیں پیٹتے ہوئے شرم آتی ہے کہ ان کے چہروں پر سنت رسول ہے اور کچھ پیسے تھما دیتے اور فرماتے جاؤ کوئی چیز لے کر کھا لینا۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ شیخ محترم داڑھی بچہ کے ساتھ والی دونوں سائیڈوں کو منڈواتے تھے اور ان کو لبوں کا حصہ سمجھتے تھے مگر جب انھیں تحقیق ہوئی کہ یہ داڑھی کا حصہ ہے تو جمعۃ المبارک کے خطبہ میں فرمایا پہلے میں ان کو مونچھوں کا حصہ سمجھتا تھا مگر اب تحقیق سے پتا چلا ہے کہ یہ داڑھی کا حصہ ہیں لہٰذا اس سے تائب ہوتا ہوں اور آئندہ نہیں منڈواؤں گا۔ اس لیے تم بھی انھیں داڑھی کا حصہ سمجھنا۔ الشیخؒ گھنی اور لمبی داڑھی والے آدمی سے بہت پیار کرتے اور داڑھی کو چومنے تک سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ اسی طرح وہ داڑھی کا ایک بال بھی ترشوانے کے قائل نہ تھے بلکہ واعفوا اللحی کے صحیح معنوں میں قائل و فاعل تھے۔

<u>الشیخؒ تلاوتِ قرآن تھے:</u> الشیخؒ کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ مقدس کتاب قرآن مجید سے بہت الفت تھی۔ آپ قرآن مجید کی داخل نماز اور خارج نماز بکثرت تلاوت فرماتے حتیٰ کہ قراء اور حفاظ سے بھی بڑھ کر انھیں قرآن مجید یاد تھا۔ دور بیٹھے ہوئے غلطی کو اس کی غلطی پر تنبیہ فرماتے اور بتلاتے کہ تو نے فلاں غلطی کی ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ عام دنوں میں پانچ پارے تلاوت قرآن مجید آپ کا معمول تھا۔ جب آپ عالم شباب میں تھے، مسجد کچی تھی اور بجلی کا بھی فقدان تھا۔ گرمیوں کے موسم میں نماز ظہر میں لمبی لمبی سورتیں سورۃ البقرہ، آل عمران جیسی پڑھ جاتے۔ سورۃ کے بعض مقامات بلند آواز سے تلاوت کرنے پر پتہ چلتا کہ آپ فلاں سورت پڑھ رہے ہیں۔ میرے طالبعلمی دور میں انکا دُکا ایسے واقعات پیش آئے، اسی طرح صبح کی نماز میں بھی لمبی لمبی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ نماز تہجد کا تو کہنا ہی کیا۔ لمبا قیام اور لمبے لمبے رکوع و سجود، سجدوں میں گڑگڑا کر لمبی دیر تک دعائیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور روتے، ایسے مناظر ہم نے طالبعلمی دور میں کئی مرتبہ دیکھے ہیں۔ ایک مرتبہ میں مسجد کے صحن سے باہر چارپائی پر سویا ہوا تھا کہ کانوں میں سسکیوں اور رونے کی آواز پڑی۔ بندہ اٹھ کر بیٹھ گیا، اِدھر اُدھر دیکھا تو شیخ محترم پر نظر پڑی وہ سجدہ کی حالت میں اپنے والدین کے لیے رو رو کر دعائیں کر رہے ہے۔ اسی طرح ہمارے دور میں الشیخ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید با ترجمہ وتفسیر مکمل فرمایا اور حاضرین درس میں مٹھائی تقسیم فرمائی اور ولیمہ کے طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سورۃ بقرہ کے اختتام پر اونٹ ذبح کر کے کھلانے کا عمل پیش کیا۔ اسی طرح آپ اپنی اہلیہ یعنی ہماری روحانی والدہ محترمہ اور اپنے بچوں کو بکثرت تلاوت قرآن مجید کی تلقین فرماتے۔ مجھے یاد ہے میں چھوٹا طالب علم ہونے کے ناطے سے آپ کے گھر کام کاج کے لیے آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ الشیخؒ نے مجھے میری روحانی ماں کے ساتھ اس بستی جہاں ان کا بھائی رہتا تھا بھیجنے لگے تو انھیں ساتھ حمائل (چھوٹے سائز والا قرآن) دے کر فرمانے لگے جب

تک تم گاڑی پر سفر کرتے رہو تو برقعہ کے اندر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ اسی طرح واپسی پر بھی گاڑی کا سفر گزارنا۔ چنانچہ ہماری روحانی ماں نے بھی ان کی اطاعت کرتے ہوئے گاڑی کا سفر تلاوت قرآن مجید میں اور پیدل سفر ذکر و اذکار میں طے کیا۔ اسی طرح الشیخ" اپنے تلامذہ کو کثرت تلاوت قرآن مجید کا حکم دیتے اور ان کیلئے کم از کم روزانہ ایک پارہ تلاوت قرآن کا وظیفہ مقرر فرماتے اور بکثرت تلاوت کرنے والے کو محبوب اور پیارا جانتے تھے 1986ء کے اواخر میں جب بندۂ ناچیز کو اپنی مادر علمی کے معلمین میں شمار ہونے کا شرف حاصل ہوا تو اس دور میں ہمارے ساتھ ایک الشیخ عبدالرشید (دیوبندی) مبعوث کی حیثیت سے پڑھاتے تھے۔ وہ فارغ وقت میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے تھے ان کے بارہ میں کئی مرتبہ میں نے الشیخ سے سنا تھا کہ یہ شخص کثرت تلاوت قرآن مجید کی وجہ سے مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔

مولانا مرحوم" کے بارے خواب میں دودھ کی نہر: الشیخ مرحوم کی وفات کے دو تین دن بعد بندۂ ناچیز رات سویا ہوا تھا کہ خواب میں الشیخ" کو بستر علالت پر دیکھا اور بندۂ ناچیز ان کے پاس ان کی خدمت کے لیے موجود ہے بندہ کو اچانک ایک ضروری کام کے لیے جانا پڑا تو میں ادھر چلا گیا ہوں مگر ان کے بارہ میں متفکر اور حیران تھا کیونکہ آپ اکیلے اور آبادی سے دور تھے، جلدی جلدی کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک نہر آپ کے قریب نئی کھدی ہوئی جو نالے سے بڑی اور بڑی نہر سے چھوٹی، جس میں پہلی مرتبہ بہتا ہوا دودھ دکھائی (نکال) دیا۔ پیچھے وہ نہر بھرتی چلی جا رہی ہے باوجودیکہ نہر نئی اور نئی کھودی گئی تھی اور پہلی مرتبہ اس میں دودھ بہنے لگا تھا مگر دودھ انتہائی سفید اور مٹی اور تنکوں وغیرہ کی آمیزش سے پاک تھا۔ اس دودھ پر ایک لکڑی کا تختہ عرض میں بہتا ہوا دکھائی دیا، اس پر سفید رنگ کے کپ پڑے ہیں میں آگے بڑھا اور ایک کپ اٹھایا اور دو مرتبہ کپ بھر کر پی لیا دودھ انتہائی میٹھا اور لذیذ تھا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی، اہل علم اس کی خود تعبیر فرمالیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ مولانا حالت خواب میں مجھے نظر آئے تو ان کا چہرہ چمک رہا تھا اور اجلے لباس میں ملبوس، ہشاش بشاش اور باصحت تھے۔

## بقیہ: تبصرہ کتاب

رب ذوالجلال کا قرآن میں وعدہ ہے: "اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی ہوگی۔ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر، اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کریں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے۔ اللہ تعالیٰ بڑی وسعت اور زبردست علم والا ہے۔ مسلمانو! تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے وہ یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔" (المائدۃ: ۵۴ تا ۵۶)

آخری آسمانی فیصلے کے نتیجہ میں مرزا قادیانی کا ہیضے کی موت میں مرنا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا اس کے بعد چالیس سال زندہ رہنا قادیانی امت کو جشن منانے کی بجائے غور و فکر اور تحقیق کی دعوت دیتا ہے۔

اس خطبہ میں میاں محمد سلیم شاہد بیان کرتے ہیں کہ: حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اپنے آخری وقت میں اپنے شوہر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب میرا آخری وقت ہے، میں نے زندگی میں اپنی ذات کی اپنے جسم کی حفاظت کی ہے اب جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جسم پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے اس لیے میرا جنازہ رات کی تاریکی میں اٹھانا۔ میاں صاحب فرماتے ہیں کہ ذرا توجہ کرنا اللہ تعالیٰ باحیاء عورتوں کا کتنا احترام کرتے ہیں میری بہنیں، میری مائیں سن لیں جو اپنے گھروں میں بیٹھی ہیں وہ بھی سن لیں جو عورت خود اپنے جسم کی حفاظت کرتی ہے اللہ بھی اس کے جسم کی حفاظت کرتے ہیں۔ (ص 462-463) کتاب کے صفحات 623 ہیں خطباء حضرات کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ گوجرانوالہ شہر کے سول پائلٹ سکول کی تمام برانچوں سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

معجزات رسول ﷺ

# معراج کی چند عظیم نشانیاں

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

قسط نمبر 1

قرآن مجید میں اسراء (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا بذریعہ براق سفر) کا مقصد یہ بتلایا گیا ہے: لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا (بنی اسرائیل:1) اسی طرح سورۂ نجم میں معراج (سیر آسمانی) کی بعض تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ فرمایا: لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى ٥ "اللہ کے پیغمبر نے (وہاں) اپنے رب کی بعض بڑی نشانیاں دیکھیں" (النجم:18)

ان دونوں آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اسراء و معراج کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بہت سی عظیم نشانیوں کا مشاہدہ کیا۔ ان میں سے چند بڑی نشانیاں حسب ذیل ہیں:

☆...... شق صدر کے بعد نبی ﷺ کے قلب اطہر کا نکالنا اور پھر اسے دھو کر دوبارہ اپنے مقام پر رکھ دینا بھی ایک عظیم نشانی ہے کیونکہ اس دور میں تو طب و سائنس کی وہ ترقی نہیں تھی جو آج کل عام ہے۔ اس دور میں دل کا اپنے مقام سے باہر نکال لینا موت کے مترادف تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہیں ہوا یہ اللہ کا حکم اور اس کی مشیت تھی۔ اللہ کے خصوصی فضل و کرم سے آپ کی زندگی محفوظ ہی رہی تا آنکہ آپ کا دل ایمان و حکمت سے بھر کر اپنے مقام پر رکھ دیا گیا ☆...... دوسری بڑی نشانی: اللہ تعالیٰ کی طرف سے براق جیسی برق رفتار سواری کا انتظام کرنا تھا جس نے ڈیڑھ دو مہینے کے سفر کو رات کے ایک نہایت قلیل حصلے میں طے کرا دیا ☆ تیسری بڑی نشانی: معراج (سیڑھی) کے ذریعے سے نبی ﷺ کا آسمانوں پر لے جانا اور یہ کیسی عظیم الشان سیڑھی ہوگی جو آسمانوں پر چڑھنے کے لیے آپ کو مہیا کی گئی۔ براق کو آپ نے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا آسمانوں سے واپس آنے کے بعد آپ نے دوبارہ بیت المقدس سے مسجد حرام تک کا سفر اسی براق پر کیا ☆...... چوتھی بڑی نشانی: بیت المقدس میں تمام انبیاء کا جمع کرنا اور ان کا نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔ یہ واقعہ چاہے آسمانوں پر جانے سے پہلے کا ہو یا آسمانوں سے واپسی پر (جیسا کہ اس میں اختلاف ہے) اس کی اہمیت واضح ہے ☆...... پھر ایک انسان کا آسمانوں پر عروج بھی کچھ کم اہمیت کا حامل نہیں ہے، یہ بجائے خود ایک بہت عظیم نشانی ہے ☆...... پھر آسمانوں پر جلیل القدر انبیاء علیہم السلام سے ملاقاتوں کا خصوصی اہتمام بھی نبی صلی ﷺ کی امتیازی شان کا اظہار اور ایک عظیم نشانی کا مشاہدہ ہے ☆...... سدرۃ المنتہیٰ کا مشاہدہ جو مقام انتہاء ہے، بالائی چیزوں کا بھی اور ارضی چیزوں کا بھی۔ اس سے اوپر کی چیزیں بھی جنہیں نیچے اترنا ہوتا ہے ان کا نزول پہلے یہاں ہوتا ہے: فرشتے اسے یہاں سے وصول کرکے اس کے مطابق کارروائی کرتے ہیں اور نیچے زمین سے اوپر (آسمانوں) کو جانے والی چیزیں بھی یہاں آکر ٹھہر جاتی ہے اور پھر اس کے بعد ان کو جہاں لے جانا ہوتا ہے، لے جایا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ بہت ہی اہم مقام اور نہایت اہم مرکز ہے۔ علاوہ ازیں یہ مرکز تجلیات الٰہی بھی ہے۔ اس کے گرد سونے کے پروانے محو پرواز رہتے ہیں۔ اس کے حسن و جمال اور رعنائی منظر کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اسی کے پاس جنت الماویٰ بھی ہے۔

اسی جگہ پر (صَرِيفُ الْأَقْلَامِ) "قلموں کے چلنے کی آوازیں" بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تھیں جس کا مطلب ہے کہ یہیں فرشتے لوح محفوظ سے قضا و قدر کے فیصلے نوٹ کرتے ہیں۔ اسی مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تین چیزیں ملیں جو شب معراج کے خاص تحفے ہیں اس رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دوسری مرتبہ کی اصلی صورت میں دیکھا یہاں چار نہریں بھی دیکھیں جن کے سوتے اسی مقام پر ہیں گویا سدرۃ المنتہیٰ بہت سے مشاہدات کو مجموعہ اور عجائبات آسمانی کا مظہر ہے۔

☆......ساتویں آسمان پر بیت المعمور دیکھا جو فرشتوں کی عبادت گاہ ہے جس سے اللہ کی اس نورانی مخلوق کی عظمت وکثرت کا مشاہدہ ہوا کہ روزانہ ستر ہزار فرشتے اس میں عبادت کے لیے آتے ہیں، پھر قیامت تک ان کی دوبارہ باری نہیں آتی ☆......جنت دوزخ اور اس کے بعض مناظر کا مشاہدہ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے ☆اور یہ سب کچھ رات کے ایک نہایت ہی قلیل حصے میں ہوا جس کے لیے مہینوں درکار تھے بلکہ کسی انسان کے یہ بس میں ہی نہیں تھا کہ وہ ان عجائبات کو دیکھ سکے جن کا مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں کرایا گیا۔

معراج کے مزید چند مستند مشاہدات:

مذکورہ دس نکتوں پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان میں ہر ایک نکتہ اور پہلو، ایک عظیم نشانی ہے اور ان کا مشاہدہ فی الواقع لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا اور لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کا مصداق ومظہر ہے تاہم ان کے علاوہ بھی کچھ اور مشاہدات ہیں جو نبی ﷺ نے اپنے اس عظیم معجزاتی سفر میں کیے۔ ان میں سے جو سنداً صحیح ہیں، ان میں سے چند اہم واقعات حسب ذیل ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا:

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے سیر کرائی گئی، اس رات کو میں نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔'' [صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل موسی رقم الحدیث: ۲۳۷۵]

قبر یعنی برزخ میں آپ کو مشاہدہ کروایا گیا۔ اس سے برزخ کی زندگی کا اثبات ہوتا ہے جو ہر انسان کو حاصل ہوتی ہے، چاہے وہ مومن ہو یا کافر۔ انبیاء علیہم السلام تو تمام انسانوں میں افضل ہوتے ہیں اس لیے یقیناً یہ برزخی زندگی انہیں دوسرے عام انسانوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر انداز سے حاصل ہوتی ہوگی لیکن یہ زندگی کس قسم کی ہے؟ اس کی نوعیت وکیفیت کیسی ہے؟ اس کی تفصیل کا ہمیں علم ہے نہ ہم اسے بیان کر سکتے ہیں، تاہم اس کی بابت یہ دعویٰ کرنا کہ وہ دنیوی زندگی ہی کی طرح ہے بلکہ اس سے زیادہ قوی ہے جیسا کہ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اگر ایسا ہوتا تو پھر انہیں منوں مٹی کے نیچے دبا کر رکھنے کی ضرورت کیا ہے

داروغۂ جہنم اور دجال کا مشاہدہ:

آپ ﷺ کو داروغۂ جہنم جس کا نام مالک ہے اور دجال جس کا خروج قیامت کے قریب ہوگا، ان دونوں کا مشاہدہ بھی اسی رات کی نشانیوں کے طور پر کرایا گیا۔ [صحیح مسلم باب الاسراء الحدیث: ۱۶۵]

جنت کا مشاہدہ:

سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور وہاں بہت سے عجائبات کا مشاہدہ کرنے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: (ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ) ''پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا تو میں نے وہاں دیکھا کہ موتیوں کے قبے ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔''

(صحیح مسلم الایمان باب الاسراء برسول اللہ رقم الحدیث: ۱۶۳)

کوثر نہر کا مشاہدہ:

جنت میں آپ نے کوثر نہر کا مشاہدہ فرمایا جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: جب نبی ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ ''میں ایک نہر پر آیا اس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبوں کے تھے، میں نے پوچھا جبریل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے۔'' (صحیح البخاری التفسیر باب تفسیر سورۃ الکوثر رقم الحدیث: ۴۹۶۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيْبُهُ اَوْ طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ ''میں ایک وقت جنت کی سیر کر رہا تھا کہ میں نے وہاں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے جوف دار موتیوں کے قبے تھے، میں نے پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے، اس کی مٹی خوشبودار کستوری ہے۔'' [صحیح البخاری

الرقاق باب فی الحوض رقم الحدیث: ۶۵۸۱]

ایک تیسری روایت ہے جس کا راوی شریک بن عبداللہ ابی نمر ہے۔اس کی روایت اوہام کا مجموعہ ہے اس میں اسے پہلے آسمان کے مشاہدات میں بیان کیا گیا ہے۔[صحیح البخاری التوحید باب:۳۷، حدیث:۷۵۱۷]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شریک کی روایت کے جن دس سے زیادہ اوہام کا ذکر کیا ہے،انھی اوہام میں سے ایک وہم نہر کوثر کا ذکر پہلے آسمان پر کرنا ہے۔(فتح الباری ج:۱۳ص:۵۹۳)

بہر حال ان روایات سے اس بات کا اثبات ہوتا ہے کہ کوثر نہر جنت میں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر جنت میں اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روز محشر میدان حشر میں ایک حوض عطا کیا جائے گا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ پاکیزہ اور اس میں رکھے ہوئے آبخورے، آسمان کے تاروں کی طرح ان گنت ہوں گے جو اس سے ایک دفعہ پانی پی لے گا، کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔(صحیح البخاری الرقاق باب الحوض رقم الحدیث:۶۵۷۹)

اس حوض کو بھی حوض کوثر کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حوض جنت میں متصل ایک جانب ہوگا اور اس میں پانی جنت کے اندرون جو نہر کوثر ہے اس سے آئے گا۔(فتح الباری ج:۱ص:۵۶۷)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سننا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس رات نبی ﷺ کو معراج کرائی گئی اور آپ جنت میں گئے تو جنت کی ایک جانب سے آپ نے قدموں کی آہٹ سنی۔آپ نے پوچھا:"جبرئیل! یہ کیا ہے؟" جبرئیل نے کہا:"یہ بلال مؤذن کی آواز ہے۔" تو نبی ﷺ نے واپس آنے کے بعد لوگوں کو بتلایا:"بلال کامیاب ہوگیا، میں نے اسے (جنت میں) اس طرح دیکھا ہے۔"(الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ج:۲۰ص:۲۵۴، ۲۵۵ مطبوعہ مصر)

بقیہ اداریہ

اسلام میں عیدین جمعہ لیلۃ القدر اوقات صلوٰۃ وقبولیت دعا تو ہیں ان کی اہمیت وشرعی فضیلت ہے اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں کسی فرد یا گروہ کو کسی کے میلاد، کسی کی برسی، کسی واقعہ سالانہ بازگشت، تقریبات کے مقرر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔دشمنان اسلام تو اپنا بغض جو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ سے ہے اسے چھپانا بھی چاہیں تو نہیں چھپا سکتے۔عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل ابولولو فیروز بدبخت مجوسی تھا صحابہ کرام کے بغض کی آڑ میں اسلام سے بغض رکھنے والے آج تک اپنی نسبت بدبخت فیروز سے ظاہر کرنے کے لیے انگوٹھی پہنتے ہیں جس میں پتھر فیروزہ لگا ہوتا ہے، حالانکہ حضرت عمرؓ کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: الحق ینطق علی لسان عمر اور فرمایا: لو کان نبیا بعدی لکان عمر بن الخطاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس راستے میں عمرؓ آرہے ہوں شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ ہمارے کئی بھولے بھالے ساتھی اکثر مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں اور اس دن ملک بھر میں عام تعطیل ہو۔صحابہ کرامؓ سے محبت کرنے والے اپنے بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ تمھارے پلیٹ فارم سے برسیوں کے مطالبے ہم اہلحدیثوں کو اچھے نہیں لگتے ۔دین دشمنوں کی مخالفت میں وہ کام نہ کرو جو اسلامی شعائر کے خلاف ہو۔عیسائی اپنے نبی کا یوم پیدائش مناتے ہیں، سکھ بابا گورونانک کا یوم پیدائش منانے کے لیے ہندوستان سے پاکستان آتے ہیں باطل مذاہب یوم پیدائش ووفات کو تہواروں کا نام دیتے ہیں، ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانوادہ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسی عظیم المرتبت ہستیاں تھیں جن کے ایک ایک عمل کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک زندہ رکھنے کے لیے مناسکِ حج بنا دیا لیکن مناسکِ حج کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نہ برسی منائی اور نہ میلاد۔لہٰذا ہمارے لیے اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے نہ عیسائی، ہندو اور سکھ۔

# ماہ رجب کی ایک بدعت

حافظ نثار مصطفیٰ

قسط نمبر 2 آخری

## اس بدعت کا اصل محرک:

اس غیر اسلامی رسم (Nonlsalmic custom) کا اصل محرک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی منانا ہے۔ کیونکہ آپؓ کی وفات کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ آپ ۲۲ رجب کو فوت ہوئے تھے۔[سیر اعلام النبلاء ج سوم ص ۱۶۲] اس رسم کا اصل سبب بغض معاویہ، عداوت معاویہ اور عناد معاویہ ہے۔ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بابت فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب اے اللہ اسے (کاتب وحی معاویہؓ کو) کتاب اور حساب کی تعلیم دے اور اس کو عذاب سے بچا جبکہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے یوں فرمایا تھا: اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به.
"اے اللہ اس کو رہنمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ساتھ (لوگوں کو) ہدایت دے"[سیر اعلام النبلاء جلد سوم ص ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷]

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے بارے میں رائے مانگی تو ان دونوں نے جواباً کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ اور اسے اس معاملہ میں شامل کرو، بلکہ اسے اپنے معاملات میں (ضرور) شامل کیا کرو، کیونکہ وہ طاقتور اور امانت دار ہے۔[سیر اعلام النبلاء جلد سوم ص ۱۲۷]

(ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہؓ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرا کون سا حصہ مجھے چھو رہا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا پیٹ آپ کے جسم سے لگ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللهم املاه علما اے اللہ اسے علم سے بھر دے۔ ابو مسہر (ایک راوی ہیں) نے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے: حلماً بردباری اور صبر سے بھی معاویہ کے پیٹ کو بھر دے۔

[سیر اعلام النبلاء جلد سوم ص ۱۲۷]

مدائنی فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہؓ کی طرف دیکھتے تو فرماتے تھے کہ عرب کا کسریٰ ہے۔[سیر اعلام النبلاء ج سوم ص ۱۳۴] کسریٰ ایران کے بادشاہوں کا لقب تھا، حضرت عمرؓ کی امیر معاویہؓ کو عرب کا کسریٰ کہنے سے مراد عرب کا بادشاہ ہے۔

(ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب)

## ایک المیہ:

ہمارے ہاں لوگوں میں ذوقِ تحقیق (Research Deuotion) نہیں ہے جب کوئی کام کرتے ہیں تو علی وجہ البصیرت نہیں کرتے بلکہ اوروں کو دیکھ کر بصورت بھیڑ چال کرتے ہیں۔ اس بات کی طرف ان کا دھیان نہیں جاتا کہ آیا اس کام کی جسے ہم کر رہے ہیں کوئی اصل یا دلیل بھی ہے، بس جیسے لوگوں کو کرتے دیکھا، ویسے ہی خود کرنا شروع کر دیا، خواہ وہ کام شریعت کے واضح احکام اور صریح تعلیمات کے مخالف کیوں نہ ہو بقول اقبال:

ہند میں حکمت دیں کوئی کہاں سے سیکھے؟
نہ کہیں لذت کردار ، نہ افکار عمیق
حلقہ شوق میں وہ جرأت اندیشہ کہاں؟
آہ! محکومی و تقلید و زوال تحقیق

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ذوق تحقیق سے نواز کر انہیں بدعات اور خرافات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ☆......☆......☆

# حضرت الامیر کی میر محمد آمد

وقار عظیم بھٹی میر محمدی

عرصہ دراز سے دلی خواہش تھی کہ روپڑی خاندان کے چشم و چراغ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی امیر جماعت اہلحدیث پاکستان سرزمین میر محمد میں قدم رنجاں ہوں۔ جب بندۂ ناچیز نے حضرت الامیر سے گزارش کی کہ آپ ہمارے گاؤں میر محمد میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمادیں تو انھوں نے میرے جذبات کی قدر کی اور 25 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ یہ حضرت حافظ صاحب کی وسعت ظرفی اور بندۂ ناچیز کے ساتھ شفقت ومحبت کا مظاہرہ تھا اور ان کا طرۂ امتیاز بھی یہی ہے کہ جب بھی انھیں کسی نے دعوت دی تو میرے قائدین نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ بخوشی سے اُسے قبول کرتے ہوئے وہاں ضرور پہنچتے ہیں۔

گاؤں میر محمد کے گردونواح میں اشتہارات لگائے گئے اور فرداً فرداً احباب جماعت کو شرکت کی دعوت دی گئی جسے انھوں نے قبول کیا اور بھرپور شرکت کی حتیٰ مسجد باوجود وسعت کے تنگ دامنی کا اظہار کرنے لگی مزے کی بات یہ ہے کہ ہم نے جس کے سامنے بھی حافظ صاحب کا نام لیا تو بڑی خوشی سے کہتے تھے جی روپڑی صاحب آرہے ہیں تو ہم ان شاء اللہ ضرور پہنچیں گے کیونکہ خاندان روپڑیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا ہے کہ ملک پاکستان کے جس گاؤں میں بھی چلے جاؤ سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی کے شیدائی آپ کو ضرور ملیں گے۔ دنیا جانتی ہے کہ روزمرہ مسائل کے حل کے لیے فتوے کئی جگہوں پر لکھے جاتے ہیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی کی جاتی ہے لیکن پھر بھی لوگ منتظر رہتے اور پوچھتے ہیں کہ روپڑی صاحبان نے کیا فتویٰ دیا ہے کیونکہ ضلع قصور میں یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ ''لکھویاں دا تقوی تے روپڑیاں دا فتویٰ'' قابل تعریف اے۔

بالآخر وہ دن آہی گیا جس کی دیرینہ خواہش تھی۔ 25 اپریل 2014 کے عظیم الشان خطبہ جمعۃ المبارک کے لیے حضرت الامیر 11 بجے جامعہ اہلحدیث لاہور سے میر محمد کی طرف عازم سفر ہوئے اور ٹھیک 20:12 پر جامع مسجد اُسامہ بن زید ومدرسہ عائشہ صدیقہؓ للبنات میر محمد میں داخل ہوئے اور مختصری ضیافت کے بعد خطبہ جمعہ کا آغاز کیا۔

حضرت الامیر کے خطبہ جمعہ کا عنوان چونکہ انفاق فی سبیل اللہ تھا اس لیے ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور انفاق فی سبیل اللہ کے فوائد وثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا قرآن وحدیث کے مطالعے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کمی نہیں بلکہ رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ انسان کو وہاں سے رزق فراہم کرتا ہے جہاں سے انسان کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اسی توکل علی اللہ کے حوالے سے صحابہ کرامؓ کی حیات طیبہ کے ایسے ایمان افروز واقعات بیان کئے کہ جنھوں نے سامعین کے ایمان کو خوب تازہ کیا۔ اس کے علاوہ اُن لوگوں کا بھی تذکرہ کیا جن کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ مال کی زکاۃ ادا کرنے سے ہمارے مال میں کمی واقع ہو جائے گی اسی بنا پر وہ زکاۃ نہیں دیتے تو ایسے لوگوں کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وعید سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ ''اور جو لوگ سونا چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچادیجئے جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ (تمھارا مال) ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا رکھا تھا پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو'' (التوبہ:34-35)

انھوں نے مزید کہا کہ علم نافع قرآن وحدیث کی نشرواشاعت کے لیے اپنا مال خرچ کرنا، ورس اور خطبات جمعہ کا اہتمام کر کے لوگوں کو احکام شرعیہ سے روشناس کرانا، دینی کتب چھپوانا، مذہبی لٹریچر کو تقسیم کرنا قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنے والے مسافر طلباء کی خوراک اور ان کو کتب مہیا کرنے کے لیے خرچ کیا گیا مال بھی انفاق فی سبیل اللہ میں سے ہے اس کے برعکس جو لوگ بخل کرتے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کے لیے خیر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور دنیاوی پریشانی و مصیبتیں ایسے انسانوں کو گھیر لیتی ہیں۔

خطبہ جمعۃ المبارک کے بعد حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی جو کہ ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ کے بھتیجے اور داماد بھی ہیں وہ بھی تشریف لے آئے۔ حافظ سلمان احمد میر محمدی جو کہ جامعہ اہلحدیث لاہور کے فارغ التحصیل ہیں بہت اچھے اور خوش اخلاق انسان ہیں۔ ابھی چند دن قبل ان کی شادی ہوئی ہے (اللہ تعالیٰ ان کی شادی کو برکت والا بنائے آمین) مجھے کہنے لگے چلو حافظ صاحب بوجہ شادی پر تشریف نہیں لا سکے تھے لہٰذا اب میں انھیں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں اور دعائے خیر کے ساتھ ساتھ حافظ صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

جب حافظ صاحب سے بات ہوئی تو فرمانے لگے بیٹا ہمارے کھانے کا انتظام تو قاری زبیر نے کیا ہوا ہے۔ لہٰذا پر تکلف کھانا تناول فرمانے کے بعد حافظ صاحب از راہ مزاح کہا ہاں بھئی وقار کیا خیال ہے جانا چاہیے یا نہیں؟ میں نے کہا حافظ صاحب آپ کا بچہ ہے آپ کو گھر لے جانا اس کی خواہش ہے تو حافظ صاحب فرمانے لگے چلو بھئی اگر اس کی خواہش ہے تو ہم چلے جاتے ہیں۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو گھر کے تمام افراد میں خوشی کی ایک لہری دوڑ گئی ہے کہ حضرت حافظ صاحب ہمارے گھر تشریف لائے ہیں انھوں نے بہترین جوش سے حافظ صاحب کی ضیافت کی۔ حافظ صاحب نے دعائے خیر فرمائی اور چل دیے۔

جب واپس آنے لگے تو میں نے کہا حافظ صاحب ہم آئے تو ہیں کیوں نہ شاہ صاحب والی مسجد میں درس قرآن ہو جائے وہ بھی آپ کے بہت عقیدت مند ہیں اکثر اوقات مجھ سے ملتے ہیں تو آپ کی تعریف کرتے ہیں، حافظ صاحب فرمانے لگے چلو۔ جب ہم مسجد میں پہنچے تو تمام نمازی حضرات کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور انھوں نے شاندار استقبال کیا۔

نماز عصر کے بعد حافظ صاحب نے درس قرآن ارشاد فرمایا اور کہا کہ مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جس کا شکریہ ادا کرنا انتہائی ضروری ہے اس کی واحد شکل یہ ہے کہ مال کی زکاۃ ادا کی جائے کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق بڑھتا ہے۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔" یاد رہے زکاۃ کی ادائیگی سے مال دار اور فقیر کے درمیان محبت پیدا ہوتی ہے یوں معاشرہ بغض، حسد، خود غرضی جیسی بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے جبکہ زکوٰۃ دینے والے انسان میں شفقت، ہمدردی اور زکوٰۃ لینے والے میں احسان مندی، تواضع اور انکساری جیسی صفات حمیدہ پیدا ہوتی ہیں۔ الحمدللہ حضرت الامیر کا یہ خطبہ جمعۃ المبارک اور درس قرآن حاضری اور خطاب کے لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت الامیر کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور اس عظیم عمل کو ہمارے لیے توشہ آخرت بنائے۔ آمین

## بقیہ: درس حدیث

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ امیر اور حاکم وقت جب اپنی رعایا کی برائیاں تلاش کرتے ہوئے گہرائی میں اترنا شروع کر دیتا ہے تو انھیں بگاڑ دیتا ہے۔ (ابوداود باب فی التجسس ص 885 رقم الحدیث: 4889) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری دُخین نے صحابی رسول سے اپنے ہمسایوں کی شراب نوشی کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی کہ میں نے ان کو کئی مرتبہ اس سے منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتے میں ان کو پولیس کے حوالے کروں گا، سیدنا عقبہ نے فرمایا: تو ان کو چھوڑ دے، میں نے کچھ عرصہ بعد ان کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا انھوں نے شراب نوشی ترک نہیں کی اس لیے میں پولیس بلاتا ہوں تو انھوں نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو ان کو چھوڑ دے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تو ان کو نصیحت کر اور دھمکی دے۔ (کتاب الادب باب فی الستر علی المسلم ص 885 رقم الحدیث: 4892) یاد رہے لوگوں کے متعلق سوء ظن رکھنے یا ان کی عیب جوئی کرنے سے معاشرہ پر اچھے اور مثبت اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ معاشرہ ایک غیر یقینی صورتحال کا شکار ہو جاتا ہے اور ایسے حالات میں جرائم کے اضافے کے ساتھ امن بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

# اصول تخریج و تحقیق

ابن بشیر الحسینوی الاثری

قسط نمبر 1

## تخریج کا لغوی معنی:

لفظ "تخریج" خرج، یخرج سے مصدر ہے جس کا معنی نکالنا ظاہر کرنا ہے۔

## اصطلاحی تعریف:

حدیث کے اصل ماخذ کا بیان، اس کے مختلف طرق پر بحث کرتے ہوئے اس پر صحت وضعف کے اعتبار سے حکم لگانا۔ یاد رہے کسی حدیث کا صرف اصل ماخذ بیان کر دینا یا صرف حدیث کی نسبت بتانا ہے، تخریج نہیں کہلائے گا۔ گویا اس تعریف کی روشنی میں تخریج کے تین رکن ثابت ہوئے ۱: حدیث کا اصل ماخذ تلاش کرنا، ۲: سندوں کو جمع کر کے ان کی اور متن حدیث کی تحقیق کرنا ۳: حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا حکم لگانا۔

## علم تخریج کی نسبت تمام علوم کی طرف:

شرعی مسئلے کے حل کے لیے جانچ پڑتال کرنا ضروری کہ جس حدیث پر مسئلے کی بنیاد رکھی ہے وہ ثابت بھی ہے کہ نہیں، کسی حدیث کو بیان کرنے کے لیے حدیث کی سند پر اطلاع پانے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے جب سند سامنے ہوگی تب رواۃ پر بحث ہوگی۔ ان مراحل سے گزرنے کے بعد ہی کوئی محدث یا محقق مطلوبہ حدیث کی تحقیق تک پہنچ سکتا ہے جس حدیث کی بھی تحقیق کرنی ہو اس میں یہی انداز اپنایا جائے گا۔

## علم تخریج کا واضع:

اس کا وضع کرنے والا معین شخص نہیں ہے اس پر مختلف ادوار گزرے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے زمانہ نبوی ﷺ میں اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ صحابہ کرام نے قرآن وحدیث کو براہ راست رسول اللہ ﷺ سے لیا اور صحابہ کرام تمام کے تمام ثقہ اور عادل تھے اس وقت تخریج کا وجود ہی نہیں تھا جب بعد میں کتب احادیث لکھی گئیں تب حدیث کی اصل کتاب کی طرف نسبت کرنا ضروری ہو گیا اور سند کے وجود سے تخریج کا وجود بھی شروع ہو۔

## حکم:

علم تخریج کا سیکھنا فرض کفایہ ہے عام امت مسلمہ پر لیکن فرض عین ہے ہر اس شخص پر جس کا تعلق حدیث، تفسیر فقہ، اصول یا کسی بھی فن سے ہے کیونکہ ہر کوئی محتاج ہے حدیث کی طرف خواہ وہ تھوڑا محتاج ہو یا زیادہ، مثلا ایک شخص نحوی ہے، اس کو بھی حدیث کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح فقیہ اور مفسر بھی حدیث کا محتاج ہوتا ہے، اور حدیث ایسا فن ہے جس کی طرف ہر اہل علم محتاج ہوتا ہے لہذا ایک نحوی کی بھی فن تخریج اور جرح و تعدیل میں وسعت نظر ہونی چاہیے ورنہ وہ نحو میں جو مثالیں پیش کرے گا تو ان میں ضعیف اور موضوع روایات کو بھی ترویج دے گا۔ افسوس کہ آج کل فن علم حدیث کی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے مثلا پاکستان میں صرف چند ہی افراد ہیں جو فن حدیث سے تعلق رکھتے ہیں ورنہ اکثر اس کے ناواقف ہی ہیں الا اسان والحیط،

## تخریج کی اقسام

تخریج کی تین قسمیں ہیں:

### (1) تخریج مفصل:

حدیث کی تمام اسانید، تمام حوالہ جات، تمام توابع اور تمام شواھد اور تمام رواۃ پر سیر حاصل بحث کرنا صحت اور رد کے اعتبار سے حکم لگانا جیسے امام البانی کی کتب الصحیحہ، الضعیفہ، ارواء الغلیل اور شیخ ابو اسحاق

الجوینی کی کتب مثلاً بذل الاحسان وغیرہ کی تخریج فائدہ مند ہے۔ اس سے تسلی ہوتی ہے۔

## (2) تخریج مختصر:

حدیث کی مختصر تخریج کرنا، اس میں چند حوالے لکھے جاتے ہیں اور سند پر مختصر حکم لکھا جاتا ہے یہ طریقہ بھی درست ہے لیکن اس میں نقص کافی ہیں لیکن بعض دفعہ کافی مجبوریاں سامنے ہوتی ہیں جن کی بنا پر یہی طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے، راقم کے نزدیک یہ طریقہ اس وقت بہتر جب مفصل کی تخریج رہنمائی کر دی جائے مثلاً اخرجہ ابوداود، حدیث صحیح وانظر تفصیلہ فی الارواء۔

## (3) قاصر تخریج:

اس سے مراد تخریج کا وہ طریقہ ہے جس میں اس حدیث پر چند کتب کا حوالہ لکھ دیا جاتا ہے مثلاً اخرجہ ابوداود۔ اگرچہ فائدہ سے یہ طریقہ بھی خالی نہیں لیکن صحت وضعف کے فرق کی وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے اصطلاحی اعتبار سے اس کو تخریج کہنا درست نہیں۔ بعض تاجر پیشہ مکتبوں نے آج کل اسی طریقہ کو اختیار کیا ہوا ہے ایسے لوگوں کو صحت وضعف کا اہتمام ماہر فن جروح وتعدیل سے کروانا چاہیے تاکہ حدیث رسول ﷺ کی اہمیت سالم رہے، ورنہ وہ لوگ تخریج کرتے نظر آتے ہیں جن کو علوم حدیث کی ابجد کا بھی علم نہیں بس اللہ تعالی تمام ناشرین کو خدمت حدیث اور محبت حدیث کے جذبے سے سرشار فرمائے۔ آمین۔

## تخریج کے فوائد:

تخریج کے فوائد بہت زیادہ ہیں کیونکہ سنت کے خزانے کی طرف رسائی اس کے بغیر ممکن نہیں خوش قسمت ہے وہ اہل علم جو تخریج کو اپنا مشغلہ بنالیتا ہے اس سے وہ دیگر ہم عصر اہل علم پر فائق ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ محدثین کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ تخریج اہم ترین فن ہے افسوس کہ اس فن میں اہل علم نہ ہونے کے برابر ہیں اس فن پر توجہ کی ضرورت ہے تاکہ ماہر رجال تخریج وتحقیق کثرت سے پیدا ہوں، عرب علماء میں تو بہت کام ہو رہا ہے لیکن برصغیر پاک وہند میں اس فن میں کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ اللہ تعالی اس کمی کو پورا فرمائے۔ آمین۔

تخریج کے مشہور فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ حدیث کے اصل مصدر کی معرفت

۲۔ ایک حدیث کی کئی ایک سندوں کا جمع ہونا۔

۳۔ سند کی حالت کی معرفت، صحیح اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے

۴۔ بعض دفعہ ایک سند ضعیف ہوتی ہے لیکن تتبع طرق سے اس کی کوئی صحیح سند مل جاتی ہے۔

۵۔ حدیث پر محدثین کے حکم کی معرفت۔

۶۔ رواۃ میں سے مہمل کی تمیز ہونا، جب ایک سند میں مہمل راوی ہو مثلاً ''عن محمد'' تو دوسری سند میں اس کی وضاحت مل جاتی ہے۔

۷۔ مبہم کی تعیین، بسا اوقات سند میں ایک راوی مبہم ہوتا ہے مثلاً ''عن رجل'' تو دوسری سند میں اس کی وضاحت مل جاتی ہے۔

۸۔ مدلس راوی کے سماع کی صراحت کا ملنا۔

۹ مختلط راوی کے اختلاط کی وضاحت کا ملنا، ایک سند میں مختلط راوی ہے تو کسی دوسری سند میں اس کی وضاحت مل جاتی ہے کہ فلاں راوی نے اس کے اختلاط سے پہلے سنا ہے یا بعد میں۔ اگر اختلاط سے پہلے سنا ہے تو حدیث صحیح اگر بعد میں سنا ہے تو روایت ضعیف۔

۱۰۔ حدیث میں نقص اور زیادتی کی وضاحت۔

۱۱۔ بعض دفعہ جس لفظ کو تلاش کیا جا رہا ہے وہ کئی احادیث میں موجود ہے تو اس حالت میں تمام حوالہ جات کو اصل ماخذوں سے تلاش کیا جائے تب اس اصل مقصود حدیث تک پہنچا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ جو شخص اپنا وقت حدیث کو تلاش کرنے اور اس کی تحقیق وتخریج وتشریح میں گزارتا ہے وہ لوگوں میں ممتاز ہو جاتا ہے اور مستقبل میں ''محدث'' امام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(جاری ہے)

# مولانا حافظ عبدالستار شہید رحمۃ اللہ علیہ

ذیشان مسعود قدوسی

حق و باطل کی کشمکش ہمیشہ جاری رہی۔ باطل قوتیں اپنے اندازو اطوار اور چہرے بدل بدل کر حق کا راستہ روکنے کی کوششیں کرتی رہی مگر اہل حق کسی قسم کی مداہنت کا اظہار کیے بغیر تمام ہتھکنڈوں کا پامردی سے مقابلہ کرتے آئے ہیں۔ علمائے اہلحدیث نے دعوت و تبلیغ کا مشن ہمہ قسم کی مشکلات کے باوجود جاری رکھا۔ توحید سنت کی سربلندی کیلئے فرزندان توحید کو جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنے پڑے تو انہوں نے دریغ نہ کیا۔ انہی میں سے ایک مولانا حافظ عبدالستار شہید جید پور ضلع گجرات تھے جو بڑی تندہی و جانفشانی سے قرآن و سنت کے دفاع کا معاملہ درپیش ہوتا تو بڑی جرات و دلیری سے شرک و بدعات اور گمراہی اور رسوم و رواج کے دلدادہ لوگوں پر قرآن و سنت کے دلائل و براہین کے انبار لگا کر ان کی بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتے۔ شاید یہی دعوت و تبلیغ اور توحید و سنت کا کا ہر چار ان کا جرم بن گیا۔

11 اپریل 2014ء بروز جمعۃ المبارک عشاء کی نماز کے قریب مسجد کی طرف نماز کے لئے جاتے ہوئے حافظ عبدالستار پر اندھا دھند فائرنگ کر دی اور پورا برسٹ ان پر خالی کر دیا۔ اس گاؤں میں جو تقریباً نوے فیصد اہلحدیث آبادی پر مشتمل ہے کہرام مچ گیا۔ فوری طور پر حافظ صاحب کو سول ہسپتال گجرات لایا گیا۔ انتہائی نازک اور تشویش ناک حالت کے پیش نظر سول ہسپتال اور سی ایم ایچ کھاریاں والوں نے جواب دے دیا میو ہسپتال لاہور کے ایمرجنسی وارڈ میں تشویش ناک حالت میں داخل کر دیا گیا۔ دوسرے ہی روز امیر ضلع کی ہدایت پر قاری نذیر احمد سلفی امیر مرکزی جماعت اہلحدیث تحصیل گجرات نے تحصیل ناظم گجرات مولانا افراہیم یزدانی کی پاکستان ایجوکیشن اکیڈمی سروس موڑ گجرات میں ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ بہت بڑی تعداد مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران و کارکنان کی آمد آئی۔ امیر شہر چوہدری بشیر احمد کی سربراہی میں اہلحدیث ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور احتجاجی تحریک سے قبل فوری طور پر ڈی پی او گجرات سے ملاقات کا پروگرام طے ہوا۔ ضلعی ناظم نشر و اشاعات حافظ عبدالوہاب عابد شی ناظم گجرات مولانا یحیٰی وابلہ، ذوالفقار فاروقی صدر اہلحدیث یوتھ فورس ضلع گجرات اور محمد عارف جید پور پر مشتمل وفد نے اہلحدیث ایکشن کمیٹی کے فریقین چوہدری بشیر احمد کی سربراہی میں ڈی پی او گجرات سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کے کے قاتلانہ حملہ کے مجرموں کو کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا تو ڈی پی او گجرات نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی اور متعلقہ پولیس حکام کو احکامات جاری کئے۔

اگلے روز ایکشن کمیٹی نے جید پور کا دورہ کیا اور اجتماعی احباب سے قاتلانہ حملے سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اظہار ہمدردی کیا اور ان کو تسلی دی اور جید پور سے ایک بہت بڑے قافلے کی صورت میں تھانہ صدر جلالپور جٹاں میں ایس ایچ او سے ملاقات کر کے حملہ کے مجرموں کی گرفتاری کی تگ و دو کرنے کی تلقین کی۔ ایس ایچ او نے چیمبر میں ایکشن کمیٹی چوہدری بشیر احمد اور وفد کو یقین دلایا کہ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مجرموں کا سراغ لگائیں گے۔

20 اپریل 2014ء بروز اتوار تقریباً 1:30 بجے دوپہر 10 دن موت و حیات کی کشمکش میں رہنے کے بعد توحید و سنت کا یہ فدائی داعی اجل کو لبیک کہہ گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ضلعی کابینہ سنت و جماعت کا ایک بڑا وفد امیر ضلع حافظ طارق محمود یزدانی کی قیادت میں جید پور روانہ ہو گیا۔ جید پور میں علاقہ کے ذمہ داران کی موجودگی میں مقامی لوگوں نے

ضلعی جماعت اور امیر ضلع کو یقین دلایا کہ قاتلوں کی گرفتاری کیلئے آپ جو بھی پروگرام تشکیل دیں گے ہمیں مکمل طور پر اپنے ساتھ پائیں گے۔

چنانچہ صبح ساڑھے آٹھ بجے لاہور، اسلام آباد جی ٹی روڈ کو گجرات پاسپورٹ کے قریب مکمل طور پر بلاک کر کے احتجاج کا پروگرام طے کر کے اعلان کر دیا گیا۔ ضلع بھر میں پیغامات اور اطلاعات کے ذریعے بھر پور رابطہ مہم چلائی گئی کہ 2 بجے نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ بعض لوگوں نے نعش کی نازک حالت کے پیش نظر 9 بجے نماز جنازہ پر اصرار کیا اور مقامی سطح پر 9 بجے تجہیز و تکفین اور تدفین عمل میں لائی گئی۔

ادھر فرزندان توحید عین ساڑھے آٹھ بجے پاسپورٹ آفس کے سامنے بہت بڑی تعداد میں قافلوں کی شکل میں جلوہ افروز ہو چکے تھے۔ سڑک کے دونوں اطراف حاملین مسلک اہلحدیث انبوہ کثیر کی شکل اختیار کرتے جا رہے تھے۔ مولانا عبدالواحد سلفی، چوہدری بشیر احمد، مولانا محمد یحیٰی وابلہ، حافظ عبدالوہاب عابد، قاضی نذیر احمد سلفی، ذوالفقار فاروقی، حافظ محمد شعیب، ذیشان مسعود قدوسی، حافظ عثمان حنیف، ثاقب اعجاز بٹ اور مولانا عبدالمنان سلفی کارکنوں کا منظم کر رہے تھے کہ چوہدری کبیر احمد، سید الطاف الرحمن شاہ فاضل مدینہ یونیورسٹی اور مولانا حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعۃ العلوم اثریہ جہلم و نائب امیر مرکزیہ پاکستان بھی تشریف لے آئے۔ اب منظم انداز سے اہل حق کا قافلہ گجرات چیمبر آف کامرس کے آفس اور نیشنل فرنیچرز کے عین سامنے پڑاؤ ڈال چکا تھا۔

احتجاجی خطاب کا سلسلہ شروع سڑک کے دونوں اطراف گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ چکی تھیں کہ انتظامیہ مذاکرات کیلئے قائدین بشیر احمد نے کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر انتظامیہ سے خطاب میں کہا فرزندان توحید و سنت میدان میں آ چکے ہیں اور یہ بے گناہ عالم دین حافظ عبدالستار کے قاتلوں کو قانون کے شکنجے میں کسا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں مولانا عبدالواحد سلفی، سید الطاف الرحمن، مولانا حافظ عبدالحمید عامر، حافظ انعام اللہ، ذوالفقار فاروقی، امیر ضلع حافظ طارق محمود یزدانی نے کہا اگر انتظامیہ نے ٹال مٹول یا لیس و پیش سے کام لیا اور قاتلوں کی گرفتاری میں کوتاہی برتی تو ہم انہیں بھی قتل میں ملوث سمجھیں گے اور پھر ایسی ایسی زوردار تحریک چلے گی کہ اس کے سامنے بند باندھنا کسی کے بس میں نہیں ہوگا اور حالات کی انتظامیہ ذمہ دار ہوگی۔ اہلحدیث یوتھ فورس کے کارکنوں نے فلک شگاف نعرے لگائے اور دو گھنٹے سے زائد جی ٹی روڈ کو بلاک رکھا گیا۔ انتظامیہ کی یقین دہانی پر ریلی کی شکل میں رواں نے گجرات شہر کا رخ کیا رحمانیہ ٹیں، جامع ہائی سکول، سروس موڑ، شادمان کالونی، جیل چوک تک پیدل موٹر سائیکلوں، کاروں و دیگر گاڑیوں میں چلتا ہوا یہ کارواں کچہری چوک میں پہنچا تو کچہری چوک بھی بلاک ہو چکا تھا۔ اس موقع پر حافظ عبدالوہاب عابد، نعمت اللہ ظفر رہنما اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان اور مولانا محمد ابراہیم محمدی خطیب جامع مسجد مدنیہ اہلحدیث وزیر آباد نے خطاب کئے۔ کچہری چوک سے پیدل ہی کارواں بولے پل پر پہنچا۔ موسم کی شدت و حدت کے باوجود کارکنوں کا جذبہ، ولولہ قابل دیدار تھا، امیر ضلع نے کارکنوں کو موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر سوار ہونے کا حکم دیا۔ یونیورسٹی آف گجرات سے آگے رحونی وال سیداں چوک پہنچ کر ایک مرتبہ پھر کارواں جلسہ کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ مولانا عبدالمنان، حافظ عثمان حنیف اور ثاقب اعجاز بٹ نے خطبات کئے اور کارواں جید پور کی طرف روانہ ہو گیا۔ جامع مسجد توحید اہلحدیث صوبہ پنجاب کے امیر مولانا پروفیسر حافظ عبدالستار حامد بھی پہنچ گئے تھے۔ قاری ابوذر کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ایکشن کمیٹی کے چیئرمین چوہدری بشیر احمد نے اپنے خطاب میں ایک سوال اٹھایا کہ اگر کوئی عالم دین سفاکانہ کا بدلہ اور قصاص نہیں لینا چاہتے۔ سید الطاف الرحمن شاہ۔ نعمت اللہ ظفر، حافظ عبدالحمید عامر، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے انسانی جان کی عظمت و حرمت، عالم دین کی موت اور اس کی نقصانات خون کا بدلہ و قصاص لینے کی اسلام میں تاکید و تلقین پر مدلل و مفصل روشنی ڈالی۔ اور حاملین مسلک اہلحدیث کے اتحاد و اتفاق اور یکجہتی میں رخنہ ڈالنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام کو ہمیشہ مفاد پرستی و نفاق کی سیاست کرنے والی کالی بھیڑوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ قائد ضلع مولانا حافظ طارق محمود یزدانی نے اپنے خطاب میں کہا خود غرضی و مفاد پرستی،

بزدلی وکم ہمتی قوموں کو تباہی کے دھانے تک پہنچا دیتی ہیں۔ فرزندان توحید وسنت حق کی سر بلندی کیلئے قرآن وسنت کے پرچم کو سر بلند کرنے باطل پر حق کو غالب کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم نہ بکنے والے ہیں نہ دبنے والے ہیں۔ اور نہ ہی جھکنے والے ہیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ابن تیمیہ کے روحانی فرزند، ابن حنبل کی روایات کے امین شاہ شہید کے مشن کے پاسبان محمد بن عبدالوہاب کے منہج کے پاسدار اور علامہ احسان کے کفر کردار تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ علوم اثریہ جہلم و نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب نے قبر پر نہایت رقت آمیز انداز میں دعا کروائی۔

[illegible] سیاستدان ذاتی مفادات کی بجائے ملکی فلاح وبہبود کو مقدم رکھیں۔ ملکی بقا اور سلامتی کے لیے عسکری وسیاسی قیادت اپنا کردار ادا کریں مفاداتی سیاست نے ملک کو تباہی کے دھانے پر لا کھڑا کیا ہے، ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا شکیل الرحمن ناصر، مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی، مولانا شاہد محمود جانباز سمیت دیگر رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ ملک انتہائی نازک صورتحال سے گزر رہا ہے۔ متعدد قسم کے بحرانوں نے وطن عزیز کو بری طرح گھیرا ہوا ہے ایسی صورت حال میں ملک سیاسی محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اداروں کے درمیان تصادم کی سازشیں کرنے والے امن وامان کے دشمن ہیں دوریں اثناء مولانا شکیل الرحمن ناصر نے بھارتی ریاست آسام میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وجبر کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے بھارتی حکومت ملک میں مسلمانوں کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ اس حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکمرانوں عالمی سطح پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں اور عالمی برادری بھی بھارتی غنڈہ گردی کا فوری نوٹس لے۔

(منجانب: شعبہ نشر واشاعت جماعت اہل حدیث لاہور)

[illegible]

جماعت اہلحدیث پنجاب کے قائم مقام امیر قاری محمد افضل سلفی اور ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ملک وملت کی بقاء کے لئے دفاعی اداروں سے یکجہتی ضروری ہے۔ افواج پاکستان کے وقار کو مجروح کرنا پاکستان سے غداری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وطن عزیز کو میدان جنگ بنانے کی بجائے امن کا گہوارہ ہی رہنے دیا جائے۔ انہوں نے موجودہ حالات کے تناظر میں قوم سے اپیل کی کہ پاکستان سے محبت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے میڈیا کے ان تمام چینلز کا بائیکاٹ کریں جو غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے فوج اور ISI کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔

ڈائری جماعت اہلحدیث پنجاب

جماعت اہلحدیث پنجاب کا اہم ترین ہنگامی اجلاس زیر امارت مولانا قاری محمد افضل سلفی (قائم مقام امیر صوبہ پنجاب) یکم مئی بروز جمعرات مرکز عثمان اہلحدیث گلشن رحمن کھیالی گوجرانوالہ میں منعقد ہوا، اجلاس میں صوبائی وضلعی رہنماؤں نے بھرپور شرکت کی۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر نے اس موقع پر احباب کو حضرت الامیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہما اللہ کی طرف سے موجودہ جماعتی صورتحال میں پرعزم رہ کر کام کرنے کی تلقین کی۔ ضلعی امیر مولانا غازی عباس ضیاء نے کہا اس وقت حالات کا تقاضا ہے کہ ہم جہد مسلسل کے ساتھ تنظیمی نظم میں قوت پیدا کریں۔ اب تبلیغی نیٹ ورک کو مربوط ومضبوط کرنے کے لئے کربستہ ہوجائیں۔ جماعتی زندگی کو خیرباد کہنے والوں نے ہمیں چیلنج کیا ہے اور ہم اللہ کے فضل سے اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ شرکاء اجلاس نے مشترکہ طور پر یہ اعلامیہ پیش کیا کہ ہم شیخین کریمین کے ساتھ حلف وفاداری کرتے ہیں کیونکہ جماعت سے وابستگی میں بلندی اور جماعت سے دوری رحمت الٰہی سے محرومی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یداللہ علی الجماعۃ قائم مقام امیر پنجاب مولانا قاری محمد افضل سلفی نے احباب کی مشترکہ رائے کے تناظر میں جناب اقبال الٰہی کو صوبائی نائب ناظم اعلیٰ کے فرائض تفویض کرتے ہوئے دلجمعی سے کام کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں شہر بھر کی مختلف مساجد میں [illegible] و گرامر تشکیل دے کر [illegible] [illegible] کو پہنچایا (منجانب [illegible] [illegible] بہٹ سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پنجاب)

# تبصرہ کتاب

نام کتاب: خطبات شاہد

خطیب: میاں محمد سلیم شاہد

مرتب: مولانا طیب محمدی

تبصرہ نگار: عبدالرشید عراقی

خطابت ایک فن ہے اور اس فن کا حامل ہر کوئی شخص نہیں ہوتا۔ یہ فن عطیہ خداوندی ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس فن سے بہرہ ور کردیتا ہے۔ خطابت نطق انسانی کی معراج ہے، خطابت کی اہل علم کے نزدیک تین قسمیں ہیں: (۱) خطیب (۲) مقرر (۳) واعظ، واعظ کو مبلغ بھی کہا جاتا ہے اور ذاکر بھی اور ایک حد تک مناظر بھی اس صف میں آجاتے ہیں لسان اور گفتگو طرز خطیب و مقرر نہیں ہوتا۔

برصغیر کی تاریخ میں خطابت کا فن مسلمانوں کی آمد سے منسلک ہے اس خطابت کی ابتدائی شکلیں مساجد کے خطبے اور خانقاہی وعظ تھے جن کا محور قرآن وحدیث اور ان سے پیدا شدہ علوم و مسائل تھے۔ برصغیر پاک وہند میں بے شمار خطیب و مقرر اور واعظ پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے اپنی خطابت میں نام پیدا کیا اور اپنی خطابت کے جوہر دکھائے۔ مثلاً مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اس پائے کے خطیب تھے کہ اس زمانے میں کوئی ان کے کمال کو نہیں پہنچتا تھا۔ وہ اپنے وعظ سے سامعین کو مسحور کردیتے۔ علامہ شبلی، حافظ نذیر احمد خان، نواب بہادر یار جنگ، مولانا محمد علی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر، مولانا ابوالقاسم فاری، مولانا محمد جوناگڑھی، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ظفر علی خاں، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا اسماعیل سلفی، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، مولانا محمد حسین شیخوپوری اور آغا شورش کاشمیری رحمہم اللہ اجمعین بہت بڑے خطیب واعظ اور مقرر تھے ان کی تحریروں میں بھی خطابت کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

آج کل ایک عام رواج ہوگیا ہے کہ علمائے کرام کی اکثریت اپنے خطبات کتابی صورت میں چھپوا کر مارکیٹ میں لارہے ہیں لیکن ان میں بعض علماء کے خطبات پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے افسوس ان میں ربط وضبط کا لحاظ نہیں رکھا گیا اور بعض خطبوں میں تکرار بھی ہے لیکن بعض علمائے کرام کے خطبات ایسے جامع اور علمی مسائل سے بھرپور مطالعہ میں آئے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے قاری کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً خطبات محمدی (مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی) اسلامی خطبات (مولانا عبدالسلام بستوی) خطبات علامہ (علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ) خطبات حرمین (مولانا محمد منیر قمر) خطبات میر (مولانا پروفیسر ساجد میر) خطبات روپڑی (سلطان المناظر حافظ عبدالقادر روپڑیؒ)۔

## خطبات شاہد (4):

میاں محمد سلیم شاہد ایک نامور عالم دین ہیں۔ بہترین مقرر و واعظ اور اچھے خطیب ہیں۔ آپ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں اپنے اندر دین اسلام کی اشاعت اور قرآن وحدیث کے فروغ اور شرک وبدعت کے استیصال کا جذبہ رکھتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں میاں صاحب بڑے مذہبی اور بڑے مبلغ اور متبع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اپنی کتاب خطبات شاہد جلد نمبر 3 میں اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ حضرات میں 15 سال سے مستقل خطبہ جمعہ پڑھا رہا ہوں اور خطبہ دینے سے میرے اندر ایک انقلابی تبدیلی آئی ہے۔ یہ بات میں اس لیے بیان کررہا ہوں کہ آدمی جب اللہ کے دین کی طرف آتا ہے تو پھر اس کے لیے ہدایت کے دروازے کھلتے جاتے ہیں، اللہ اسے اپنے قریب کرلیتے ہیں۔ (خطبات شاہد 28/4)

ان کے خطبات میں تکرار نہیں بلکہ ربط وضبط کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے اور ہر خطبہ اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع ومعلوماتی اور مستند حوالہ سے مزین ہے۔ اس کتاب میں (21) خطبات ہیں اور ایک خطبہ کا عنوان ''باحیا خاتون کے اوصاف'' ہے۔ (بقیہ ص:12)

# جماعتی خبریں

## ناظم تبلیغ کی سرگرمیاں

مولانا حافظ محمد رفیق طاہر ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث پاکستان حسب سابق تبلیغی سرگرمیاں بڑے تواتر سے جاری رکھے ہیں۔ گذشتہ ایام میں وہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں تشریف لے گئے۔ انھوں نے پہلا خطبہ جمعہ جامع مسجد نورالایمان اہلحدیث بحریہ ٹاؤن اسلام آباد میں اور بعد نماز عشاء جامع مسجد علی جامعہ تحفیظ القرآن آئی 3/ 8 اسلام آباد میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ پھر دوسرے دن بعد نماز عشاء ہاشمی ریسٹورنٹ فیض آباد میں صداقت مسلک اہلحدیث کے عنوان پر درس قرآن دیا اور دوسرا خطبہ جمعہ جامع مسجد توحید وسنت فاروق آباد میں اور تیسرا خطبہ جمعہ شہر شیخوپورہ میں اور چوتھا خطبہ جامع مسجد ملک راولپنڈی میں پڑھایا۔ جس میں ملک طارق، چوہدری امین، پروفیسر سیف اللہ خالد، طلعت شیخ اور دیگر معززین شہر نے بھرپور شرکت فرمائی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی نور کالونی نیشنل بائی وے درس قرآن وحدیث ہوا۔ اس کے علاوہ فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، بشمول دیہی آبادیوں 17 مقامات پر بیانات ہوئے

## محفل حمد ونعت

جماعت اہلحدیث منڈی جھبراں ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام دوسری سالانہ محفل حمد ونعت 12 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کی سعادت قاری سفیان طنطاوی کے حصہ میں آئی اور صاحبزادہ ابوبکر صدیق، زید بسمل آف فیصل آباد، قاری سلیم اللہ مدنی نے حمد ونعت کی یادگار جھڑی لگائی اور اس قدر احسن انداز سے نظمیں پیش کیں کہ سامعین داد دیے بغیر رہ نہ سکے۔ بعدازاں مولانا طارق سلیم، مولانا ابراہیم خادم نے افتتاحی خطابات کیے اور ان کے بعد مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری اور شیر پنجاب مولانا منظور احمد نے شاندار خطاب کیا جو کہ 2 گھنٹے جاری رہا۔ آخر میں ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث پاکستان مولانا حافظ محمد رفیق طاہر کی دعائے خیر سے یہ بابرکت محفل حمد ونعت اختتام پذیر ہوئی۔

(منجانب: حاجی محمد یعقوب امیر، طاہر سعید ناظم جماعت اہلحدیث جھبراں)

## تبلیغی رپورٹ جماعت اہلحدیث تحصیل مریدکے، شیخوپورہ

جماعت اہلحدیث مریدکے کا ایک اجلاس مورخہ 8 اپریل بروز منگل زیر صدارت مولانا عبدالحمید سلفی امیر جماعت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ منعقد ہوا جس میں جماعت اہلحدیث تحصیل مریدکے کا نظم قائم کرتے ہوئے مولانا حافظ نوید احمد ڈار کو امیر، مولانا عبدالقدیر کو ناظم اعلیٰ، مولانا سید زاہد عزیز کو نائب ناظم، مولانا محمد یسین کو نائب امیر، مولانا عبدالحفیظ کو نائب ناظم، مولانا عبدالوحید کو ناظم سیاسی امور مقرر کرتے ہوئے دیگر اراکین ڈاکٹر محمد شفیق، ذوالفقار احمد، محمد حسین، محمد رضوان، کلیم اللہ، حافظ عدیل احمد نے اجلاس میں حضرت الامیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی کی امارت قیادت پر بھرپور طریقہ سے اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ بعدازاں دوسرا اجلاس مورخہ 11 اپریل بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت مولانا حافظ نوید ڈار امیر جماعت اہلحدیث تحصیل مریدکے منعقد ہوا۔ اجلاس میں جماعت کے مختلف امور پر تبادلہ خیال کے علاوہ اس بات پر بھی توجہ دی گئی کہ کام خلوص نیت اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کرنا ہے۔ دعوت وتبلیغ کے ساتھ آپس میں اتحاد واتفاق کے دامن کو نہیں چھوڑنا کیونکہ اسی میں ہی جماعت کی عزت ہے اور تمام جماعتی پروگرام ان شاء اللہ ہر قسم کی فرقہ واریت اور لالچ وطمع سے بالاتر ہوں گے۔ نیز اجلاس میں مختلف مقامات پر 8 پروگرام ترتیب دیے گئے جن میں 6 پروگرام بعد نماز مغرب ہوئے ہیں۔ (1) جامع مسجد قباء اہلحدیث مریدکے میں 16 اپریل بروز بدھ مولانا محمد یسین نے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ اور مولانا عبدالحفیظ نے خلق عظیم کے عنوان پر خطابات کیے (2) جامع مسجد اہلحدیث چک کھوڈاں میں 13 اپریل بروز اتوار مولانا سید زاہد عزیز نے سیرت سیدہ فاطمۃ الزہراء اور ڈاکٹر محمد شفیق نے اہمیت نماز کے عنوان پر خطابات کیے (3) جامع مسجد اہلحدیث اڈا چوڑا میں مورخہ 21 اپریل [illegible] مولانا عبدالحمید سلفی

نے عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر جاندار خطاب کیا (4) جامع مسجد علی اہلحدیث داؤکے میں مورخہ 22 اپریل بروز منگل مولانا محمد یٰسین نے مقام والدین کے عنوان پر مفصل خطاب کیا (5) جامع مسجد اہلحدیث کھنہ نبانہ میں مورخہ 27 اپریل بروز اتوار مولانا حافظ نوید احمد ڈار نے عرش الٰہی کے سائے تلے روز قیامت کون لوگ ہوں گے؟ کے عنوا پر بہت اچھا خطاب کیا (6) جامع مسجد اہلحدیث ڈیرہ چندووالی میں 4 مئی بروز اتوار مولانا سید زاہد عزیز نے تربیت اولاد پر شاندار خطاب کیا۔ نیز یہ تمام پروگرام بعد نماز مغرب منعقد ہوئے تھے اور بہت کامیاب رہے ہیں۔ (7) مرکزی جامع مسجد اہلحدیث منگل ساہراں میں 12 مئی بروز سوموار بعد نماز عشاء زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز خطیب مسجد ہذا منعقد ہوگا جس میں مولانا حافظ محمد طیب عتیق خطبہ استقبالیہ ارشاد فرمائیں گے جبکہ خصوصی خطاب مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان اور مولانا قاری امانت الرحمن عثمانی کا ہوگا نیز ضلعی امیر مولانا عبدالحمید سلفی مہمان خصوصی ہوں گے۔ (8) جامع مسجد مدنی اہلحدیث تارباز ارحدو کے مرید کے میں مورخہ 14 مئی بروز بدھ بعد نماز مغرب مولانا محمد سلیمان شاکر ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پنجاب، مولانا خالد عبداللہ خطیب جامع مسجد صراط مستقیم خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاءاللہ (منجانب: عبدالقدیر ناظم جماعت اہلحدیث تحصیل مرید کے)

## دعائے مغفرت کی اپیل

جماعۃ الدعوۃ لاہور جنوبی سٹی کے امیر مولانا ادریس فاروقی صاحب کے والد محترم مورخہ 22 اپریل بروز منگل قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت صالح انسان تھے علمائے کرام سے محبت کرنے والے، تہجد گزار اور غریب پرور انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بروز بدھ 8:30 صبح کیراں والا قبرستان گرین ٹاؤن لاہور میں جماعۃ الدعوۃ شعبہ امور السیاسیات کے امیر حافظ عبدالرحمن مکی کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں لاہور بھر کے علماء اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ہم مولانا کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین (دعا گو: مولانا محمد نواز ساجد 0321-4787986)

## جنت میں گھر بنائیں

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

"جو اللہ کیلئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے"

مناواں جی ٹی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع وعریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر ڈالنے کے لیے بجری، ریت، سیمنٹ، سریا کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات وخواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

[منجانب: نعیم احمد 0321-9794129_0345-7656730]

### دعائے صحت

امیر تحفظ ختم نبوت اور مدیر جامعہ تعلیم القرآن والحدیث چک نمبر 17 حکیم ابوعبداللہ غلام نبی ایک ٹریفک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ تمام قارئین کرام خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: ابوعبدالرحمن عبداللہ امانت محمدی 0336-4236117)

### طوبیٰ لائبریری کا قیام

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام مکتبہ طارق اکیڈمی فیصل آباد کے تعاون سے مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہلحدیث چک 134/9-L ساہیوال میں طوبیٰ لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ لائبریری روزانہ بعد نماز مغرب تا 10 بجے تک رات کھلی رہتی ہے اور 20 مختلف جماعتی جرائد و رسائل بھی لائبریری میں آتے ہیں۔ شائقین علم مطالعہ کے لیے تشریف لاکر علمی تشنگی دور فرمائیں۔ (منجانب: قاری محمد حسن سلفی جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال 0300-9472384)

WEEKLY

# TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104

LAHORE